سکونِ دل

حاصل کرنے کا روحانی طریقہ

تالیف

حضرت مولانا شاہ محمد کمال الرحمٰن قاسمی صاحب دامت برکاتہم

صاحبزادہ وجانشین سلطان العارفین

حضرت شاہ صوفی غلام محمد صاحبؒ

بہ اہتمام

محمد ابراہیم شریف صاحب

(برائے دعائے مغفرت ورفع درجات، مرحوم والدین: جناب محمد شریف صاحب واہلیہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سکونِ دل

تالیف

حضرت مولانا شاہ محمد کمال الرحمٰن قاسمی صاحب دامت برکاتہم

صاحبزادہ و جانشین

سلطان العارفین حضرت شاہ صوفی غلام محمد صاحب رح

بہ اہتمام

محمد ابراہیم شریف صاحب

(برائے دعائے مغفرت و رفع درجات، مرحوم والدین: جناب محمد شریف صاحب و اہلیہ)

تفصیلات کتاب

نام کتاب : سکونِ دل

تالیف : حضرت مولانا شاہ محمد کمال الرحمن صاحب قاسمی دامت برکاتہم

صفحات : ۶۴

تعدادِ اشاعت : ایک ہزار

جدید اشاعت : ۲۰۰۸ء-۱۴۲۹ھ

کتابت : شکیل کمپوزنگ سنٹر

طباعت : عائش افسیٹ پرنٹرس

روبرو ملک پیٹ فائر اسٹیشن، متصل مسجد رضیہ، جدید ملک پیٹ،

حیدرآباد۔فون: 9391110835, 9346338145

قیمت : -/25 روپے

بہ اهتمام

محمد ابراہیم شریف صاحب

برائے دعائے مغفرت ورفع درجات مرحوم والدین: جناب محمد شریف صاحب واہلیہ

فہرست کتاب

انتساب	۴
عرض مؤلف	۵
ظاہر و باطن کی جامعیت	۶
ارشاد ملا علی قاریؒ	۸
ارشاد ابوطالب مکیؒ	۹
ارشاد حاجی امداد اللہ صاحبؒ	۹
ارشاد امام مالکؒ	۹
ذکر کی کثرت	۱۱
ایک خوش قسمت ذاکر کا واقعہ	۱۱
ذکر جہری کا حکم شرعی	۱۲
ذکر کے فائدے	۱۳
جہر کی طبی حکمت	۱۴
ارشاد حکیم ترمذیؒ	۱۴
وقت کے قدرداں	۱۴
ارشاد حضرت فضیلؒ	۱۵
رحمت الٰہی کا نزول	۱۵
خصوصی زندگی	۱۷
ایک خصوصی روایت	۱۸
درود شریف	۲۰
فوائد درود	۲۲
شاہ ولی اللہؒ کا خواب	۲۳
روایت حضرت علیؓ	۲۳
ارشاد حسن بصریؒ	۲۳
روایت ابوہریرہؓ	۲۳
روایت ابن عباسؓ	۲۴
روایت حضرت جابرؓ	[illegible]
انتہائی سادہ اور اہم عمل	۳۱
حکیم الاسلام کا ارشادؒ	۳۲
فوائد ذکر الٰہی	۳۲
ارشاد حکیم الامتؒ	۳۴
چند روایات	۳۴
ذکر الٰہی کن کن کلمات کے ساتھ کر سکتے ہیں	۳۵

سبحان اللہ	۳۵
الحمد للہ	۳۸
لا الٰہ الا اللہ	۴۰
کشف کی صحت اور کلمہ کی برکت	۴۰
اعظم الکلمات	۴۲
اقرار کلمہ جہنم سے بچاتا ہے	۴۲
کلمہ کا کامل فائدہ	۴۳
کلمہ میں اخلاص کا مطلب ؟	۴۳
اللہ اکبر	۴۴
ذکر الٰہی کا اثر کیوں نہیں ؟	۴۵
تھوڑا ذکر کرتے ہی نتیجہ کی آرزو !	۴۵
اللہ کی یاد مسلسل ہونے اور نہ ہونے کی مثال	۴۶
شیطان کا زور	۴۷
ذکر اللہ ازدیاد ایمان کا باعث	۴۷
ذکر الٰہی میں سکون ہے	۴۷
ذاکرین کے پاس اور ساتھ بیٹھنے کا حکم	۴۷
ذاکرین کیلئے وعدہ مغفرت اور اجر عظیم	۴۸
ذکر الٰہی کے نورانی ثمرات	۴۸
تسبیح و تحمید اور تہلیل و تکبیر نیز حوقلہ کی فضیلت	۵۰
تسبیح کا عظیم ترین فائدہ	۵۰
یہ عظیم تسبیح جالب رزق ہے	۵۰
جاندار اور بے جان	۵۲
دو مثالیں	۵۳
اللہ کے نام کا وزن	۵۴
سالکین سے چند باتیں	۵۷
سکون دل کیلئے توجہ الی اللہ اصل علاج ہے	۵۹
تمثیلات وجدان	۶۱
مثالِ اول	۶۲
مثالِ دوم	۶۳
مثالِ سوم	۶۳
مثالِ چہارم	۶۳

انتساب

ان بے چین دلوں کے نام

جنہیں

سکون کی تلاش ہے۔

اور

ان اولیائے کرام کے نام

جن کو ذریعہ بنا کر پروردگارِ عالم نے اپنے خصوصی فضل سے سکون دل کا قرآنی طریقہ عطا فرمایا اور وجداناً بھی اس کو سمجھنے کی توفیق دی۔

خادم الاولیاء

شاہ محمد کمال الرحمن

خطیب مسجد عالمگیری شانتی نگر حیدرآباد۔۲۸ ۰ اے۔پی

عرض مؤلف

مجموعی طور پر آج ساری دنیا پریشان ہے انفرادی اور اجتماعی دونوں اعتبار سے انسانی زندگیاں حیران کن اور اجیرن ہوگئی ہیں کیا مرد کیا عورتیں، کیا جوان، کیا بوڑھے سبھی اضطراب اور بے چینی کا شکار ہیں حتی کہ غریب و امیر کا فرق بھی نہیں یعنی جن کے پاس وسائل کم مسائل زیادہ وہ بھی بے چین اور جن کے پاس مال و دولت کی فراوانی ہے اسباب و اشیاء کی کمی نہیں وسائل کی بہتات ہے ہر قسم کے تعیش کے نقشے موجود لیکن پھر بھی سکون دل مفقود! ہر ممکن کوشش کے باوجود سکون ندارد اسکی ایک بنیادی وجہ یہ ہے کہ آدمی اپنی ذہنی ترتیب سے جمع کئے جانے والے اسباب میں سکون ڈھونڈتا ہے۔

حالانکہ قرآن کے بتائے ہوئے اصول اور طریقوں کو جاننے اور عمل کرنے سے سکون ملتا ہے۔

قرآن کہتا ہے الابذ کر اللہ تطمئن القلوب یعنی دلوں کا اطمینان ذکر الٰہی ہی میں ہے اسی کی تفصیل اور روحانی طریق کو پیش کرنا اس کتابچہ کی غرض و غایت ہے اور بس۔

شاہ کمال

خطیب مسجد عالمگیری شانتی نگر حیدر آباد
صاحبزادہ و جانشین حضرت شاہ صوفی غلام محمد صاحبؒ

ظاہر و باطن کی جامعیت

شریعت و طریقت دونوں ہی مطلوب و مقصود ہیں ایسا نہیں کہ شریعت مطلوب ہو طریقت مطلوب نہیں اور نہ یہ مطلب ہیکہ طریقت مطلوب ہے شریعت مطلوب نہیں صحیح بات یہ ہیکہ دونوں مقصود ہیں اسلئے کہ احکام دونوں طرح کے ہیں ظاہری احکام ہیں اور باطنی احکام بھی فرق اتنا ہوا کہ فنی، عرفی اور تفصیلی اعتبار میں ظاہری احکام بتلانے والوں کو فقہاء ظاہر کہا گیا اور باطنی احکام بتلانے والوں کو فقہاء باطن یعنی اولیاء اور درویش، پیران طریقت وغیرہ ناموں سے یاد کئے گئے، اور یہ ظاہری اور باطنی احکام پر عمل اور ظاہری و باطنی گناہوں کو چھوڑنے کا حکم خود قرآنی ہے ارشاد ربانی ہے۔ وذروا ظاھر الاثم وباطنہ یعنی ظاہری گناہ بھی چھوڑدو اور باطنی گناہ بھی چھوڑدو۔ ظاہر و باطن کی اہمیت اور ضرورت، انکے آپسی اثرات کو ایک مثال سے سمجھئے

مثال:۔ ظاہر کا اثر باطن پر اور باطن کا اثر ظاہر پر پڑتا ہے۔ کوئی شخص نہا دھوکر صاف ستھرا عمدہ لباس پہنے کسی عزیز کے یہاں جارہا ہے راستہ میں ایک بچے کے قلم سے کچھ چھینٹیں پڑگئیں تو دیکھئے اس روشنائی کے کپڑوں پر پڑجانے کی وجہ سے دل پر اثر ہوتا ہے حالانکہ روشنائی ظاہری کپڑے پر پڑی مگر دل میلا اور مکدر ہوجاتا ہے۔ اور قلب پر اثر پڑتا ہے۔ کپڑے کی گندگی سے دل پر یہ اثر ہوا اور اگر کہیں چہرے پر چھینٹیں پڑجائیں تو دل کا کیا حال ہوگا؟

اسی طرح ظاہری اعمال میں کمی کی وجہ سے یا نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، قربانی، وغیرہ نہ کرنے سے اور معاملات درست نہ ہونے سے دل پر برا اثر پڑتا ہے۔

استووا ولاتختلفوا فتختلف قلوبکم یعنی نماز کی صفوں میں سیدھے رہو آگے پیچھے مت ہوورنہ قلوب بھی اسی طرح مختلف اور متفرق ہو جائیں گے۔ (مشکوۃ)

دیکھئے صفوں کا سیدھا رکھنا یا نہ رکھنا ایک ظاہری عمل ہے مگر اس کا اثر باطن پر یہ پڑتا ہے کہ اس سے یا تو دل میں درستگی اور استقامت پیدا ہوتی ہے یا ٹیڑھا پن اور اختلاف پیدا ہوتا ہے غور فرمائیے۔ اسی طرح جب انسان گناہ کرتا ہے تو حدیثوں میں آیا ہے: کانت نکتة سوداء فی قلبه ترجمہ: یعنی اس کے دل میں ایک سیاہ نقطہ ہو جاتا یعنی کالا دھبہ لگ جاتا ہے اور اگر وہ توبہ و استغفار کرتا ہے تو دل صاف رہتا ہے اور اگر برائی مسلسل ہونے لگتی ہے تو وہ سیاہ دھبہ بڑھکر اور پھیل کر اس کے دل پر چھا جاتا ہے مشکوۃ کی ان روایتوں سے یہ بات اچھی طرح سمجھ میں آجاتی ہے کہ ظاہری اچھے عمل کا اثر دل پر اچھا پڑتا ہے اور ظاہری برے اعمال کا اثر دل پر برا پڑتا ہے۔ جیسے کہا گیا کہ صف درست کرلی گئی تو دل میں اجتماعیت اور اگر اختلاف صفوف ہے تو دل میں بھی تفرق تشتت اور اختلاف رونما ہوتا ہے اسی طرح آپ نے دیکھا وہ شخص جو صاف ستھرے کپڑے پہنا ہوا بالخصوص کسی ضروری سفر کی تیاری کررہا ہو یا کوئی خاص ملاقات مطلوب ہو اور اس کے کپڑوں پر کسی کے قلم کی روشنائی گر گئی یا چھت سے یا اوپر کی جانب سے کسی جانور اور پرندے نے غلاظت کردی یا راستہ کا کیچڑ تیز رفتار سواریوں کی بناء گر جائے تو دیکھئے کس قدر دل پر ملال چھا جاتا ہے بے چینی شروع ہو جاتی ہے ان داغ دھبوں کو دور کرنے کی فکر دامن گیر ہو جاتی ہے

اسی طرح انسان ظاہری اعمال اور اعضاء و جوارح سے نظر سے، کان سے زبان سے، گفتار و رفتار سے چال و چلن سے جو گناہ کرتا ہے اس کا اثر ظاہری اعضاء کے برے اعمال کا اثر دل پر پڑتا اور دل گندہ اور خراب ہو جاتا ہے۔ (مواعظ حکیم الامتؒ)

جب ظاہری اعمال کا اثر باطن پر پڑتا ہے تو یہ بھی رخ بہت واضح ہو جانا چاہئے کہ انسان اپنے باطن میں، دماغ میں، دل میں اپنے اندرون میں جو اعمال بجا لاتا ہے اس کا اثر بھی ظاہر پر پڑتا ہے۔

مثال:۔ ایک شخص بیمار جسم لاغر، پھوڑے پھنسی نکلے ہوئے ہوں تو کیا اس مریضانہ صورت کو دیکھکر یہ اندازہ نہیں ہو گا کہ اس شخص کے خون میں فساد ہے اور اندرون اس کا بیمار ہے۔ جسکی بناء پر ظاہر بدن پر اس کے یہ اثرات ظاہر ہو رہے ہیں۔

اسی طرح باطنی اعمال، اعمال روحانی، اوصاف ذمیمہ قلبیہ، اور اوصاف ذمیمہ روحیہ سے خرابیاں پیدا ہو کر ظاہر پر اس کے بھیانک اور خطرناک اثرات پڑتے ہیں۔

اور اندرون انسان بالخصوص اصلاح قلب سے متعلق تو راست ارشاد نبویؐ سے روشنی پڑتی ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

الا ان فی الجسد مضغة اذا صلحت صلح الجسد کله و اذا فسدت فسد الجسد کله الا وهی القلب (مشکوۃ) جسم کے اندر ایک گوشت کا لوتھڑا ہے جب وہ درست ہوتا ہے تو سارا بدن درست رہتا ہے اور جب وہ خراب ہو جاتا ہے تو سارا بدن خراب ہو جاتا ہے خوب جان لو کہ وہ دل ہے۔

ظاہر کی یہ خرابیاں اندرون کا انتشار اور فساد قلبی روحانی بگاڑ کی وجہ سے ہے جب دل اور روح سنور جاتے ہیں اور گندے اوصاف سے پاک ہو جاتے ہیں تو سارے کام آسان اور اچھے ہو جاتے ہیں۔ اور قابل اطمینان ہی نہیں بلکہ سکون کا حقیقی سامان بھی بن جاتے ہیں۔

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

لایتحقّق شیئی من علم الباطن الا بعد التحقیق بالاصلاح الظاهر کما ان

علم الظاهر لا یتم الا باصلاح الباطن (مرقات) علم باطن کچھ بھی حاصل نہیں ہو سکتا بغیر ظاہر کی اصلاح کے جیسا کہ علم ظاہر مکمل نہیں ہوتا بغیر اصلاح باطن کے۔

شیخ ابو طالب مکی رحمتہ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں۔

ھما علمان اصلیان لایستغنی احدھما عن الاخر بمنزلۃ الا سلام والایمان مرتبط کل منھما بالاخر کالجسم والقلب لا تنفک احد عن صاحبہ یہ دونوں اصل علوم ہیں کوئی ایک دوسرے سے مستغنی نہیں ہے۔ یہ دنوں بمنزلہ اسلام وایمان کے ہیں کہ ایک کا رابطہ دوسرے سے ایسا ہے جیسے جسم و دل کہ کوئی کسی سے جدا نہیں ہو سکتا۔

ارشاد حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ:

بعض جہلاء جو کہدیا کرتے ہیں کہ شریعت اور ہے اور طریقت اور ہے محض انکی کم فہمی ہے طریقت بے شریعت خدا کے گھر مقبول نہیں صفائی قلب کفار کو بھی حاصل ہوتی ہے قلب کا حال مثل آئینہ کے ہے آئینہ زنگ آلود ہے تو پیشاب سے بھی صاف ہو جاتا ہے اور عرق گلاب سے بھی صاف ہو جاتا ہے۔ لیکن فرق نجاست و طہارت کا ہے۔ ولی اللہ کو پہچاننے کے لئے اتباع سنت کسوٹی ہے جو متبع سنت ہے وہ اللہ کا دوست ہے اور اگر مبتدع ہے تو محض بیہودہ ہے خرق عادات تو دجال سے بھی ہوں گے۔ تو معلوم ہوا کہ تصوف اور طریقت شریعت سے علحدہ کوئی چیز نہیں بلکہ شریعت ہی کا ایک جزء ہے کہ بغیر اس کے ظاہر کی تکمیل نہیں ہو سکتی۔

ارشاد امام مالک رحمتہ اللہ علیہ:

من تفقه ولم يتصوف فقد تفسق ومن تصوف ولم يتفقه فقد تزندق

ومن جمع بينهما فقد تحقق یعنی جس نے علم فقہ حاصل کیا اور تصوف نہیں سیکھا وہ فاسق ہو گیا اور جس نے تصوف کو حاصل کیا اور مسائلِ دینیہ کو نہیں سیکھا وہ بے دین ہو گیا اور جس نے دونوں کو جمع کیا وہ محقق ہو گیا۔ (مستفاد از مواعظ حکیم الامتؒ)

سکونِ دل حاصل کرنے کے لئے جن اسباب کا اختیار کرنا ضروری ہے وہ مالک حقیقی سے تعلق اور احکام حق کی تعمیل ہیں۔ بالخصوص ذکر الٰہی سے دلوں کو سکون ملتا ہے جس کا تذکرہ قرآن میں صراحت کے ساتھ آیا ہے۔

اس لئے یاد الٰہی کی ضرورت واہمیت اور یاد الٰہی کے مراتب و فوائد اور یاد حق کے کلمات اور طریقوں کو اگلے صفحات میں پیش کیا جارہا ہے۔

آخر میں ان وجدانی تمثیلات کا تذکرہ کیا جاتا ہے جن کو سمجھ کر تقاضے پر عمل کرنے سے دلوں کو چین اور سکون نصیب ہوتا ہے۔ اقبالؒ نے سچ کہا ہے:

نگہ الجھی ہوئی ہے رنگ و بُو میں　　　خرد کھوئی ہوئی ہے چار سُو میں

نہ چھوڑ اے دل فغانِ صبحگاہی　　　اماں شائد ملے اللہ ھُو میں

☆☆☆☆☆

ذکر کی کثرت

• عن ابی سعید الخدری﷛ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اکثروا ذکر اللہ حتی یقولوا مجنون یعنی بروایت ابی سعید﷛ ارشاد رسولﷺ ہے کہ اللہ کا ذکر ایسی کثرت سے کیا کرو کہ لوگ مجنون کہنے لگیں۔ (احمد۔ ابو یعلیٰ)

• عن ابن عباس﷛ اذکروا ذکرا یقول المنافقون انکم مراؤن (طبرانی۔ بیہقی) مفہوم یہ ہے کہ ایسا ذکر کرو کہ منافق لوگ تمہیں ریاکار کہنے لگیں یعنی بیوقوف کے تمہیں ریاکار یا مجنون کہنے کی وجہ سے ایسی بڑی دولت نہیں چھوڑنا چاہیے۔

ایک خوش قسمت ذاکر کا واقعہ

حضرت عبداللہ ذوالبجادین﷛ ایک صحابی ہیں جو لڑکپن میں یتیم ہوگئے تھے چچا کے پاس رہتے تھے وہ بہت اچھی طرح رکھتا تھا گھر والوں سے چھپ کر مسلمان ہوگئے تھے۔ چچا کو خبر ہوگئی تو اس نے غصہ میں بالکل برہنہ کر کے نکال دیا ماں بھی بیزار تھی لیکن پھر ماں تھی ایک موٹی سی چادر دیدی جسکو انہوں نے دو ٹکڑے کر کے ایک سے ستر ڈھانکا دوسرا اوپر ڈال لیا مدینہ طیبہ حاضر ہوگئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر پڑے رہا کرتے اور بہت کثرت سے بلند آواز کے ساتھ ذکر کرتے تھے۔ حضرت عمر﷛ نے فرمایا کیا یہ شخص ریاکار ہے کہ اسطرح ذکر کرتا ہے حضورﷺ نے فرمایا نہیں بلکہ یہ اواہین میں ہے۔ غزوہ تبوک میں انتقال ہوا صحابہ﷛ نے دیکھا رات کو قبروں کے قریب چراغ جل رہا ہے قریب جا کر دیکھا کہ حضورﷺ قبر میں اترے ہوئے ہیں حضرت ابوبکر﷛ اور حضرت عمر﷛ کو ارشاد فرما رہے ہیں کہ لاؤ انھیں مجھے دیدو۔ دونوں

حضرات نے نعش کو پکڑا دیا دفن کے بعد حضورؐ نے فرمایا اے اللہ میں اس سے راضی ہوں تو بھی اس سے راضی ہو جا۔ حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ یہ سارا منظر دیکھکر مجھے تمنا ہوئی کہ یہ نعش تو میری ہوتی!

بعض لوگ پکار کر ذکر کرنے کو بدعت اور ناجائز بتلاتے ہیں یہ خیال حدیث پر نظر کی کمی سے پیدا گیا ہے۔ مولانا عبدالحیؒ نے ایک رسالہ سباحتہ الفکر اسی مسئلہ میں تصفیف فرمایا ہے جسمیں تقریباً پچاس احادیث ایسی ذکر فرمائی ہیں جن سے جہر یعنی پکار کر ذکر کرنا ثابت ہوتا ہے البتہ یہ ضروری امر ہے کہ شرائط کے ساتھ اپنی حدود کے اندر ہو کسی کی اذیت کا سبب نہ ہو۔ (فضائلِ ذکر)

ذکر جہری کا حکم شرعی

ذکر بالجہر اور ضرب قلب جائز ہے اگرچہ جہر مقصود بالذات نہیں اور قربت فی نفسہا نہیں اور اگر کوئی جہر و ضرب کو مقصود اصلی اعتقاد کرے تو بدعت ہو گا۔ حدیثوں میں جو آیا ہے انکم لا تدعون اصما و لا غائبا بیشک تم بہرے اور غائب کو نہیں پکار رہے ہو میرے نزدیک اسی اعتقاد کی نہی پر محمول ہے۔ بعضوں نے جہر مفرط کو اسی کا محمل بنایا ہے جس سے دوسرے لوگ متاذی ہوں مثلاً نائمین کو تشویش ہو۔ حضرت امام اعظمؒ کے منع فرمانے کی بھی یہی توجیہات ہیں ورنہ جہر فی نفسہ جائز ہے جیسا بخاری میں حضرت ابن عباسؓ سے رفع الصوت بالتکبیر (تکبیر کے ساتھ آواز کا بلند کرنا) علامت انصراف من الصلوٰۃ (نماز کا ختم ہونا) عہد نبویؐ میں اسی طرح سنن میں وتر کے بعد سبحان الملک القدوس میں رفع صوت مروی ہے۔

نفس جہر تو نصوص سے ثابت ہے اسمیں کسی کو کلام نہیں۔ البتہ کلام جہر مفرط میں ہے۔ سو بعضے غالی اسکو قربت مقصودہ سمجھتے ہیں اعتقاد رکھتے ہیں کہ نفع ذکر کا اسی پر

موقوف ہے اور اسی وجہ سے انکو کسی کی راحت و ایذاء کی پرواہ بھی نہیں ہوتی اور بعضے متشدد اس کو مذموم اور بدعت سمجھتے ہیں مگر تحقیق یہ ہے کہ نہ قربت ہے نہ بدعت جبکہ اس کے قربت ہونے کا اعتقاد نہ کرے بلکہ اس کو معالجہ سمجھے کیونکہ اسمیں تجربہ سے خاصیت دیکھی گئی ہے کہ قلب میں رقت اور خاطر میں جمعیت حاصل ہوتی ہے بس اس بناء پر یہ مباح ہے اور مباح کی اباحت ہمیشہ مشروط ہوتی ہے رفع عوارض کے ساتھ پس اس میں بھی قید ہوگی کہ کسی کو ایذاء و تشویش نہ ہو اور زور سے ذکر کرنا کوئی ثواب نہیں لیکن اگر کوئی بزرگ جو شریعت کے پابند ہوں اور علاج کے طور پر بتلائیں تو جائز ہے۔

پس ضرب و جہر ذریعہ مقصود ہونے سے مقصود بالغیر بن جاتا ہے لیکن زیادہ ضرب سے خفقان پیدا ہونے کا ڈر ہے لہذا اعتدال سے تجاوز نہ کرے۔

ذکر کے فائدے

آخرت میں ثمرہ تو یقینی ہے اور اصلی وعدہ عطائے ثمرات کا آخرت ہی میں ہے لیکن اگر اللہ کو منظور ہو گا تو دنیا میں بھی اس کے قلب پر علوم عجیبہ واردات غریبہ، ذوق، شوق محبت وانس، ہیبت، انکشاف اسرار احکام و حسن معاملہ فیما بینہ و بین اللہ فائض ہوں گے جن کی لذت کے سامنے ہفت اقلیم کی سلطنت گرد ہے۔

اور ذکر اللہ کو اپنا اصل علم سمجھ لو تو جو کام اس میں مخل ہو گا اس سے جی گھبرائے گا اور معاصی سب اس میں مخل ہیں اسلئے ان سب سے نفرت ہو جائے گی (پھر رفتہ رفتہ فضول مباعات سے بھی نفرت ہونے لگے گی اسکے حصول کے لئے۔ ہر وقت ذکر کا دھیان رکھیں۔ خالی وقت میں تسبیح ہاتھ میں رکھیں یہ مذکرہ ہے۔

بہر حال. جہر مفرط تو مطلقاً ناجائز ہے جس سے خود کو اور دوسروں کو مشقت ہو۔

اور جہر معتدل میں تفصیل ہے اگر خود جہر کو بقصد ثواب اختیار کرے تو یہ بھی نا جائز اور بدعت ہو گا۔

اور اگر مقصود نفس ذکر ہو اور جہر اعتدال سے ہو اور جہر کسی مصلحت سے اختیار کریں جیسے دفع خواطر یا حصول جمعیت تو یہ صورت منع نہیں اور اختیار لمصلحۃ ہو تو بدعت نہیں بلکہ ایسا جہر شریعت سے ماذون فیہ یعنی اس میں اجازت ہے۔ بلکہ احادیث میں وارد ہے۔ (شریعت و طریقت)

جہر کی طبی حکمت

جہر ضرب میں حرکت ہوتی ہے اور حرکت سے حرارت پیدا ہوتی ہے اور حرارت سے رقت اور رقت سے تاثر پیدا ہوتا ہے اور تاثر معین محبت ہوتا ہے اور ذریعہ طاعت بنتا ہے اور طاعت و محبت مقاصد میں سے ہیں۔

ارشاد حکیم ترمذیؒ

حکیم ترمذیؒ کہتے ہیں کہ اللہ کا ذکر دل کو تر کرتا نرمی پیدا کرتا ہے اور جب دل اللہ کے ذکر سے خالی ہوتا ہے تو نفس کی گرمی اور شہوت کی آگ سے خشک ہو کر سخت ہو جاتا ہے اور سارے اعضاء سخت ہو جاتے ہیں طاعت سے رک جاتے ہیں اگر ان اعضاء کو کھینچو تو ٹوٹ جائیں گے جیسے خشک لکڑی کہ جھکانے سے نہیں جھکتی صرف کاٹ کر جلادینے کے کام کی رہ جاتی ہے۔

وقت کے قدرداں

حضرت سریؒ فرماتے ہیں کہ میں نے جرجانیؒ کو دیکھا کہ ستو پھانک رہے ہیں

میں نے پوچھا کہ یہ خشک ہی پھانک رہے ہو کہنے لگے میں نے روٹی چبانے اور پھانکنے کا حساب لگایا تو چبانے میں اتنا وقت زیادہ خرچ ہوتا ہے کہ اس میں آدمی ستر مرتبہ سبحان اللہ کہہ سکتا ہے اسلئے میں نے چالیس برس سے روٹی کھانا چھوڑ دی ستو پھانک کر گذر کر لیتا ہوں۔

ارشاد حضرت فضیلؒ

جو مشہور بزرگ ہیں فرماتے ہیں کہ جن گھروں میں اللہ کا ذکر ہوتا ہے وہ آسمان والوں کے نزدیک ایسے چمکتے ہیں جیسے چراغ۔

رحمت الٰہی کا نزول

حضرت ابوامامہؓ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ جب بھی آپ اندر جاتے ہیں یا باہر آتے ہیں یا کھڑے ہوتے ہیں یا بیٹھتے ہیں تو فرشتے آپ کے لئے دعا کرتے ہیں تو ابوامامہؓ نے فرمایا تم چاہو تو تمہارے لئے بھی وہ دعا کر سکتے ہیں۔ اور یا ایھا الذین آمنو اذکرو اللّٰہ ذکرا کثیرا پڑھی۔ گویا اس طرف اشارہ ہے کہ حق کی رحمت اور فرشتوں کی دعا تمہارے ذکر پر متفرع ہے۔

محققین صوفیاء کا کہنا ہے کہ اللہ اللہ کا ذکر کرنا دراصل مقصود کے لئے تیار ہونا اور اپنے کو مقصود کیلئے تیار کرنا ہے۔ اور مقصود ذکر سے مدلول کا رسوخ فی القلب ہے اور قاعدہ یہ کہ رسوخ کے لئے تکرار موثر ہوتا ہے اور اسلئے تجربہ کافی ہے یہ ضروری نہیں کہ رسوخ کے لئے جو طریقہ اختیار کیا جائے وہ طریقہ سنت سے ثابت ہو۔

آیات و روایات سے احکام ذکر سے مقصد یہ دکھلانا ہے کہ تمام اعمال سے

مقصود ذکر ہے اور وہی تمام اعمال کی روح اور اساس ہے۔

● ۱۔ ان المسلمین و المسلمات اس آیت میں اسلام ایمان، قنوت، صدق، صبر، خشوع، صدقہ صوم حفظ فروج کا ذکر ہے اور ان سب کو ذکر پر ختم کیا ہے جس میں اشارہ ہوسکتا ہے کہ ان سب میں سہولت ذکر اللہ سے ہوجاتی ہے۔

● ۲۔ اقم الصلاۃ لذکری اور نماز قائم کر میری یاد کے لئے اس سے معلوم ہوا کہ صلوٰۃ سے مقصود ذکر ہے۔

● ۳۔ وذکر اسم ربہ فصلی یعنی لیا اس نے نام اپنے رب کا پھر نماز پڑھی۔ میں صلوٰۃ کو ذکر پر مرتب فرمایا ہے جس سے ذکر کا دخل نماز میں معلوم ہوتا ہے۔

● ۴۔ ولتکبر و اللّٰہ علی ماھداکم یعنی اور تاکہ بڑائی بیان کرو اللہ کی اس بات پر کہ اسنے تمکوہدایت کی (بقرہ) اس آیت میں ذکر کا روزہ میں دخل معلوم ہوتا ہے۔

واذکر و اللّٰہ فی ایام معدودات یعنی ذی الحجہ کی گیارھویں، بارھویں، تیرھویں اور دیگر اوقات میں تکبیر اور ذکر کرو (بقرہ) اور فاذکر و اللّٰہ عند المشعر الحرام مزدلفہ میں واقع پہاڑ مشعر الحرام کے نزدیک اللہ کو یاد کرو (بقرہ) اور فاذاقضیتم مناسککم فاذکر و اللّٰہ یعنی جب پورے کرچکو اپنے حج کے کام کو تو خوب اللہ کو یاد کرو (بقرہ)

حج چونکہ اعمال متعددہ سے مرکب ہے اور جابجا ذکر کا حکم ہوا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر عمل میں ذکر الٰہی سے اعانت ہوتی ہے۔

لا تلھکم اموالکم ولا اولادکم عن ذکر اللّٰہ ومن یفعل ذالک فاولئک ھم الخاسرون و انفقوا مما رزقناکم۔ ترجمہ: اس آیت میں پہلے ذکر کا امر ہے پھر انفاق کا یہ ترتیب ظاہراً بتلارہی ہے کہ ذکر کو انفاق میں دخل ہے۔

اذا ذکر اللّٰہ وجلت قلوبہم و اذا تلیت علیہم آیاتہ زادتہم ایمانا اس سے معلوم ہوا کہ خوف وخشیت وہی معتبر ہے جس کا منشاء ذکر اللہ ہے اس سے معلوم ہوا کہ ذکر کو خوف میں جو کہ اعمال باطنہ سے ہے دخل ہے والذین اذا فعلو افاحشۃ اوظلموا انفسہم ذکرو اللّٰہ فاستغفروا لذنوبہم۔ اس آیت مذکورہ میں استغفار میں ذکر کو مرتب فرمایا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ذکر الٰہی استغفار کا سبب ہوجاتا ہے۔

(مستفاد از شریعت وطریقت)

خصوصی زندگی

عن ابی موسیٰؓ قال قال النبیؐ صلی اللّٰہ علیہ وسلم مثل الّذی یذکر ربہ والذی لایذکر ربہ مثل الحی والمیت (صحیحین)

حضورؐ کا ارشاد ہے کہ جو شخص اللہ کا ذکر کرتا ہے اور جو نہیں کرتا ان دونوں کی مثال زندے اور مردہ کی سی ہے کہ ذکر کرنے والا زندہ۔ ہے اور ذکر نہ کرنے والا مردہ ہے یعنی جو شخص اللہ کا ذکر نہیں کرتا وہ زندہ بھی مردے ہی کے حکم میں ہے اسکی زندگی بیکار ہے بعض علماء نے فرمایا ہے کہ یہ دل کی حالت کا بیان ہے کہ ذاکر کا دل زندہ رہتا ہے اور غیر ذاکر کا دل مرجاتا ہے بعض نے فرمایا ہے کہ تشبیہ نفع نقصان کے اعتبار سے ہے کہ اللہ کے ذکر کرنے والے شخص کو جو ستائے وہ ایسا ہے جیسے کسی زندہ کو ستائے کہ اس سے انتقام لیا جائے گا اور وہ اپنے کئے کو بھگتے گا اور غیر ذاکر کو ستانے والا ایسا ہے جیسا مردہ کو ستانے والا کہ وہ خود انتقام نہیں لے سکتا صوفیہ کہتے ہیں کہ اس زندگی سے ہمیشہ کی زندگی مراد ہے اور اخلاص کے ساتھ کثرت سے ذکر الٰہی کرنے والے مرتے ہی نہیں بلکہ اس دنیا سے منتقل ہوجانے کے بعد بھی زندوں ہی کے حکم میں رہتے ہیں جیسے قرآن میں شہیدوں کے متعلق آیا ہے اسی طرح اللہ کا

کثرت سے ذکر کرنے والوں کو بھی ایک خاص قسم کی زندگی حاصل ہوتی ہے۔

ایک خصوصی روایت

عن یعلیٰ ابن شدادؒ قال حدثنی ابی شداد بن اوسؓ وعبادة ابن الصامتؓ حاضر یصدق۔ قال کنا عندالنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ھل فیکم غریب یعنی اھل الکتاب قلنا لا یارسول اللہ فامر بغلق الابواب وقال ارفعوا ایدیکم و قولوا لا الہ الا اللہ فرفعنا ایدینا ساعة ثم قال الحمد للہ اللھم انک بعثتنی بھذہ الکلمتہ و وعدتنی علیھا الجنة وانت لا تخلف المیعاد۔ ثم قال ابشروا فان اللہ قد غفر لکم۔ (احمد۔طبرانی)

حضرت شدادؓ فرماتے اور حضرت عبادہؓ اس واقعہ کی تصدیق کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ حضورؐ کی خدمت میں حاضر تھے حضورؐ نے دریافت فرمایا کوئی اجنبی (غیر مسلم) تو مجمع میں نہیں ہم نے عرض کیا کوئی نہیں ارشاد فرمایا کواڑ بند کردو اسکے بعد ارشاد فرمایا ہاتھ اٹھاؤ اور کہو لاالہ الا اللہ ہم نے تھوڑی دیر ہاتھ اٹھائے رکھا اور کلمہ طیبہ پڑھا پھر فرمایا الحمد للہ۔ اے اللہ تو نے مجھے یہ کلمہ دے کہ بھیجا ہے اور اس کلمہ پر جنت کا وعدہ کیا ہے اور تو وعدہ خلاف نہیں ہے اس کے بعد حضورؐ نے ہم سے فرمایا کہ خوش ہو جاؤ اللہ نے تمہاری مغفرت فرمادی۔

صوفیاء نے اس حدیث سے مشائخ کا اپنے مریدین کی جماعت کو ذکر تلقین کرنے پر استدلال کیا ہے چنانچہ جامع الاصول میں لکھا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابہ کو جماعةً اور منفرداً ذکر تلقین کرنا ثابت ہے جماعت کو تلقین کرنے میں اس روایت کو پیش کیا ہے اس صورت میں کواڑوں کا بند کرنا مستفیدین کی توجہ کو تام کرنے کی غرض سے ہوسکتا ہے۔

حضرت ابو عثمان نہدیؒ نے کہا کہ میں اس وقت کو جانتا ہوں جس وقت اللہ تعالیٰ ہمیں یاد فرماتے ہیں لوگوں نے کہا آپکو یہ کیسے معلوم ہو سکتا ہے فرمایا اسلئے کہ قرآنی وعدے کے مطابق جب کوئی بندہ مومن اللہ کو یاد کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اسے یاد کرتے ہیں۔

ارشاد ربانی ہے فاذکرونی اذکرکم یعنی مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا لہٰذا سمجھنا چاہیئے کہ جسوقت ہم یاد الٰہی میں مشغول ہونگے تو اللہ تعالیٰ بھی یاد فرمائیں گے۔

اور تفسیر کے اعتبار سے مفہوم یہ ہے کہ تم مجھے اطاعت احکام کے ساتھ یاد کرو میں تمہیں ثواب و مغفرت کے ساتھ یاد کروں گا۔

حضرت سعید بن جبیرؒ نے ذکر اللہ کی تفسیر فرمانبرداری سے کی ہے اور یوں فرمایا فمن لم یطعه لم یذکره وان کثر صلواته و تسبیحه یعنی جس نے اللہ کے احکام کی پیروی نہیں کی اس نے درحقیقت اللہ کو یاد ہی نہیں کیا اگرچہ ظاہر میں وہ نماز اور تسبیح کتنی بھی ہو۔

☆☆☆☆☆☆

درود شریف

ارشاد حق ہے ان اللّٰہ وملئکتہ یصلون علی النبی۔ یا ایھا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما (پ ۲۲)

بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اے ایمان والو! تم بھی آپؐ پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو۔ اس آیت میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کی صراحت کے بجائے نبی کا لفظ عنایت عظمت اور عنایت شرافت کی وجہ سے استعمال کیا گیا ہے۔

صاحب روح المعانی علامہ آلوسیؒ لکھتے ہیں بعض علماء نے لکھا ہے اللہ کے درود بھیجنے کا مطلب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام محمود اور مقام شفاعت تک پہونچانا ہے اور فرشتوں کے درود کا مطلب حضورؐ کی امت کے لئے استغفار اور حضورؐ کی زیادتی مرتبہ کے لئے دعا کرنا ہے۔ اور مومنین کے دورد کا مطلب حضورؐ کے ساتھ محبت اور حضورؐ کا اتباع اور آپ کے اوصاف جمیلہ کا تذکرہ اور تعریف ہے۔

علامہ سخاویؒ نے امام زین العابدینؒ سے نقل کیا ہے کہ حضورؐ پر کثرت سے درود بھیجنا اہل سنت ہونے کی علامت ہے۔

علامہ زرقانیؒ شرح مواہب میں نقل کرتے ہیں کہ مقصود درود سے اللہ کی بارگاہ میں اس کے امتثال حکم سے تقرب حاصل کرنا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق جو ہم پر ہیں اس میں سے کچھ کی ادائیگی ہے۔

عزالدین ابن عبد السلامؒ کہتے ہیں کہ ہمارا درود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے

لئے سفارش نہیں ہے اسلئے کہ ہم جیسا حضور کے کے لئے کیا سفارش کر سکتا ہے لیکن بات یہ ہیکہ اللہ نے ہمیں محسن کے احسان کے بدلے کا جو حکم دیا ہے اور مخلوق میں حضورؐ سے بڑھ کر کوئی محسن اعظم نہیں ۔ہم چونکہ حضورؐ کے احسانات کے بدلے سے عاجز تھے اللہ نے ہمارا عجز دیکھ کر ہم کو اس کی مکافاۃ کا طریقہ بتایا کہ درود پڑھا جائے اور چونکہ ہم اس سے بھی عاجز تھے اسلئے ہم نے اللہ سے درخواست کی کہ اے اللہ تو ہی اپنے شایان شان مکافات فرما۔ اللھم صل علی محمدؐ۔

علامہ منذریؒ نے ترغیب میں کئی روایات لکھی ہیں اور طبرانی کی روایت سے بھی ایک حدیث نقل کی ہے جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ درود بھیجتا ہے اور جو مجھ پر دس دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ جل شانہ اس پر سو مرتبہ درود بھیجتا ہے اور جو مجھ پر سو مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ اسکی پیشانی پر براءۃ من النفاق و براءۃ من النار لکھ دیتے ہیں ۔یعنی یہ شخص نفاق سے بھی بری ہے اور جہنم سے بھی بری ہے اور قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ اس کا حشر فرمائیں گے ۔

ترغیب میں حضرت امام حسنؓ سے حضورؐ کا یہ ارشاد منقول ہے کہ: تم جہاں کہیں ہو مجھ پر درود پڑھتے رہو بیشک تمہارا درود میرے پاس پہونچتا رہتا ہے ۔

عن ابی درداء رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علی حین یصبح عشرا و حین یمسی عشرا ادرکتہ شفاعتی یوم القیامہ (طبرانی)

ارشاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ جو شخص صبح اور شام مجھ پر دس دفعہ درود شریف پڑھے اس کو قیامت کے دن میری شفاعت پہونچ کر رہے گی۔

اسی طرح کا مضمون ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی روایات اور علامہ سخاویؒ کی توضیحات میں بھی منقول ہے۔

فوائد درود

(۱) درود شریف پڑھنا صدقہ کے حکم میں ہے۔ (۲) دعاؤں کا محافظ ہے۔ (۳) رضائے الہٰی کا سبب ہے۔ (۴) اعمال کی زکوٰۃ ہے۔ (۵) گناہوں کا کفارہ ہے۔ (۶) اعمال کی پاکیزگی کا سبب ہے۔ (۷) گناہوں کی معافی کا ذریعہ ہے۔ (۸) درجات کی بلندی کا ذریعہ ہے۔ (۹) احد پہاڑ کے برابر ثواب رکھتا ہے۔ (۱۰) ۔۔ـنوں کے لئے کفایت کرتا ہے۔ (۱۱) خطرات سے نجات ہے۔ (۱۲) حضورؐ کی شفاعت کا موجب ہے۔ (۱۳) رحمت الہٰیہ کے نزول کا مورد ہے۔ (۱۴) حضور صلی اللہ علیہ وسلم گواہ بن جاتے ہیں۔ (۱۵) اللہ کی ناراضگی سے امن دلاتا ہے۔ (۱۶) قیامت کے دن عرش کا سایہ نصیب ہوتا ہے۔ (۱۷) میزان میں اعمال تلتے وقت پلڑے کو جھکا دیتا ہے۔ (۱۸) حوض کوثر پر حاضری کا سبب ہے۔ (۱۹) قیامت میں پیاس سے امن دلاتا ہے۔ (۲۰) آگ سے خلاصی کا سبب ہے۔ (۲۱) پلصراط پر سہولت سے گذار دیتا ہے۔ (۲۲) مرنے سے پہلے جنت میں ملنے والا ٹھکانہ بتایا جاسکتا ہے۔ (۲۳) پلصراط پر گذرنے کے وقت نور ہے۔

نوٹ: یہ چند روایات، اشارات، برکات، ثمرات، غیر معمولی حکایات وغیرہ موجود ہیں اور ان تمام تفصیلات کے لئے ضخیم دفتر چاہیے۔

حضرت حکیم الامتؒ کی نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب پڑھنا چاہیے۔ نیز در باب درود بہت سی تفصیلات کے لئے حضرت تھانویؒ کی کتاب زاد السعید ضرور مطالعہ میں رہے۔ شیخ ذکریاؒ کی کتاب فضائل درود تو عموماً آپ حضرات کے مطالعہ میں رہتی ہی ہے۔ یہاں ان چند اشارات پر اکتفا کیا جاتا ہے کہ اذکار میں اہم ذکر درود

شریف بھی ہے۔ یہی وہ مبارک اذکار ہیں جن سے دلوں کو چین و سکون نصیب ہوتا ہے

شاہ ولی اللہؒ کا خواب

حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ نے حرز ثمین میں لکھا ہے کہ مجھے میرے والد نے ان الفاظ کے ساتھ درود پڑھنے کا حکم فرمایا تھا۔ اللھم صل علی محمد ن النبی الامی والہ وبارک وسلم میں نے خواب میں اس درود شریف کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پڑھا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پسند فرمایا۔

روایت حضرت علیؓ

حضرت علیؓ کی ایک روایت میں یہ ہے کہ جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کا درود بہت بڑے پیمانہ پر ناپا جائے جب وہ ہم اہل بیت پر درود بھیجے تو یوں پڑھا کرے۔

اللھم اجعل صلوتک وبرکاتک علی محمد ن النبی وازواجہ امھات المومنین وذریتہ واھل بیتہ کما صلیت علی ابراھیم انک حمید مجید۔

ارشاد حسن بصریؒ

جو شخص یہ چاہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض سے بھرپور پیالہ پیوے تو وہ یہ درود پڑھا کرے۔

اللھم صل علی محمد وعلی آلہ واصحابہ واولادہ وازواجہ وذریتہ واھل بیتہ واصھارہ وانصارہ واشیاعہ ومحبیہ وامتہ وعلینا معھم اجمعین یا ارحم الراحمین۔

روایت ابوہریرہؓ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت نقل ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے اسّی مرتبہ درود شریف پڑھے اس

کے اسیّ سال کے گناہ معاف ہوں گے اور اسیّ سال کی عبادت کا ثواب لکھا جائے گا

وہ درود شریف یہ ہے اللھم صل علی محمد النبی الامی و علی آلہ و سلم تسلیما

ایک روایت یوں ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر اسیّ مرتبہ درود شریف پڑھے اس کے اسیّ سال کے گناہ معاف کئے جائیں گے۔ کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! درود کس طرح پڑھا جائے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللھم صلی علی محمد عبدک و نبیک و رسولک النبی الامی۔

روایت ابن عباسؓ

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص یہ مذکورہ دعا کرے، اللہ جزا دے محمدؐ کو ہم لوگوں کیطرف سے جس کے بدلے کے وہ مستحق ہیں، تو اس کا ثواب ستر فرشتوں کو ایک ہزار دن تک مشقت میں ڈالے گا۔

روایت حضرت جابرؓ

نزھتہ المجالس میں بحوالہ طبرانی حضرت جابرؓ کی حدیث سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جو شخص صبح و شام یہ درود پڑھا کرے اللھم رب محمد و علی آل محمد و اجز محمدا صلی اللہ علیہ وسلم ما ھو اھلہ تو اس کا ثواب فرشتے جملہ ایک ہزار دن تک لکھتے لکھتے تھک جائیں گے۔

واضح رہے کہ محدثین کا قاعدہ ہے ضعیف روایت بالخصوص جب کہ وہ متعدد طرق سے نقل کی جائے فضائل میں معتبر ہوتی ہے۔

عن ابن مسعودؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اولی الناس بی یوم القیامۃ اکثرھم علیّ صلوٰۃ (ترمذی۔ ابن حبان)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے بلاشک قیامت میں لوگوں میں سے

سب سے زیادہ مجھ سے قریب وہ شخص ہو گا جو سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجے۔

عن ابن مسعود ؓ عن النبیؐ قال ان للہ ملائکتہ سیاحین یبلغون عن امتی السلام (نسائی، ابن حبان)

حضورؐ کا ارشاد ہے اللہ کے بہت سے فرشتے ایسے ہیں جو زمین میں پھرتے رہتے ہیں اور میری امت کی طرف سے مجھے سلام پہنچاتے ہیں۔

عن ابی ہریرۃ ؓ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم، من صلیّ علیّ عند قبری سمعته و من صلیّ علیّ نائیا ابلغته (بیہقی)

حضرت ابوہریرۃؓ حضور کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص میرے اوپر میری قبر کے قریب درود بھیجتا ہے میں اس کو خود سنتا ہوں اور جو دور سے مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ مجھ کو پہونچادیا جاتا ہے۔

علامہ سخاویؒ قول بدیع میں حضرت حسنؓ سے ایک روایت نقل کرتے ہیں کہ جب آیت ان اللّٰہ وملئکته یصلون علی النبی نازل ہوئی تو صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! سلام تو ہم جانتے ہیں کہ وہ کس طرح ہوتا ہے (اس سے مراد التحیات کے اندر السلام علیک ایھا النبی ورحمته اللّٰہ وبرکاته ہے) آپ ہمیں درود شریف پڑھنے کا کس طرح حکم فرماتے ہیں فرمایا: اللھم اجعل صلوتک وبرکاتک الخ پڑھا کرو۔ اسی طرح عبدالرحمن بن بشیرؓ کی ایک اور روایت میں اسی طرح کے سوال کے جواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد آخر تک یہ درود پڑھا کرو۔

ابوالفضل قومانیؒ کہتے ہیں کہ ایک شخص خراسان سے میرے پاس آیا اور اس

نے یہ بیان کیا کہ میں مدینہ پاک میں تھا۔ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ ارشاد فرمایا جب تو ہمدان جائے تو ابو الفضل بن زیرک کو میری طرف سے سلام کہدینا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ یہ کیا بات ہے؟ تو حضورؐ نے ارشاد فرمایا وہ مجھ پر سو مرتبہ یا اس سے زیادہ یہ درود پڑھا کرتا ہے۔

اللھم صل علی محمدن النبی الامی وعلی آل محمد جزی اللّٰہ محمدا صلیّ اللّٰہ علیہ وسلم عناماھو اھلہ ابوالفضلؒ کہتے ہیں کہ اس شخص نے قسم کھائی کہ وہ مجھے یا میرے نام کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب میں بتانے سے پہلے نہیں جانتا تھا۔

حکیم الامت علیہ الرحمہ نے زاد السعید میں تحریر فرمایا ہیکہ سب سے زیادہ لذیذ تر اور شیریں تر خاصیت درود شریف کی یہ ہیکہ اس کی بدولت عشاق کو خواب میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی دولت زیارت میسر ہوتی ہے۔ بعض درودوں کو بالخصوص بزرگوں نے آزمایا ہے۔

(۱) شیخ عبد الحق محدث دہلویؒ نے کتاب "ترغیب اہل السعادات" میں لکھا ہے کہ شب جمعہ میں دو رکعت نماز نفل پڑھے اور ہر رکعت میں گیارہ بار آیۃ الکرسی اور گیارہ بار سورہ اخلاص پڑھے اور بعد سلام سو بار یہ درود شریف پڑھے۔ انشاء اللہ تین جمعے نہ گذرنے پائیں گے کہ زیارت نصیب ہوگی وہ درود شریف یہ ہے۔ اللھم صل علی محمدن النبی الامی والہ واصحابہ وسلم۔

(۲) نیز شیخ موصوف نے لکھا ہے کہ جو شخص دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص پچیس مرتبہ۔ اور بعد سلام کے حسب ذیل

درود شریف ہزار مرتبہ پڑھے ،دولت زیارت نصیب ہو۔ صلی اللہ علی النبی الامی۔

(۳) نیز شیخ موصوف نے لکھا ہے کہ سوتے وقت حسب ذیل درود شریف پڑھنے سے زیارت نصیب ہوگی۔

اللهم صل علی سیدنا محمد بحر انوارک ومعدن اسرارک ولسان حجتک وعروس مملکتک وامام حضرتک وطراز مملکتک وخزائن رحمتک وطریق شریعتک المتلذذ بتوحیدک انسان عین الوجود والسبب فی کل موجود عین اعیان خلقک المتقدم من نور ضیاءک صلوة تدوم بدوامک وتبقی ببقاءک لامنتهی لها دون علمک صلوة ترضیک وترضیه وترضی بهاعنايارب العالمين۔

خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوجانا بڑی سعادت کی بات ہے ۔سرمایہ تسلی ہے ۔رحمتِ عظمیٰ ہے ۔دولت کبریٰ ہے اللہ کی طرف سے وھبی عنایت ہے ۔ہزاروں کی عمریں اس حسرت میں ختم ہو گئیں البتہ غالب یہ ہے کہ کثرت درود شریف و کمال اتباع سنت اور غلبہ محبت پراس کا ترتب ہوجاتا ہے لیکن چونکہ لازمی اور کلی نہیں اس لئے اس کے نہ ہونے سے مغموم ومحزون نہ ہونا چاہئے کہ بعض کے لئے اسی میں حکمت ورحمت ہے ۔اور زیارت نبوی کے باب میں اور بھی بہت کچھ تفصیلات اور اس معاملہ میں مزید مسائل کی تشنگی کو دور کرنے کیلئے علامہ سخاویؒ کی القول البدیع اور شاہ ولی اللہ دہلویؒ کی نوادر ،شاہ عبد الحق محدث دہلویؒ کی ترغیب اہل السعادات اور مدراج النبوت اور شیخ ذکریاؒ کی فضائل درود شریف اور حضرت حکیم الامت تھانویؒ کی کتاب زاد السعید وغیرہ کا مطالعہ کرنا چاہئے یا کسی صاحب نسبت بزرگ سے ربط قائم کر کے اپنی علمی تشنگی دور کرلینی چاہئے ۔اسلئے مزید

تفصیلات میں گئے بغیر یہاں ہم علامہ دمیریؒ نے زیارت نبوی کے بارہ میں جو اپنی کتاب میں ایک خاص طریقہ لکھا ہے اس کو عرض کر کے بس کرتے ہیں۔

(۴)۔ فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن جمعہ کی نماز کے بعد باوضو ایک پرچہ پر محمد رسول اللہ ، احمد رسول اللہ ، پینتیس مرتبہ لکھے اور اس پرچہ کو اپنے ساتھ رکھے ۔ اللہ جل شانہ اس کو طاعت پر قوت عطا فرماتا ہے اور اس کی برکت میں مدد فرماتا ہے اور شیطان کے وساوس سے حفاظت فرماتا ہے اور اگر اس پرچہ کو روزانہ طلوع آفتاب کے وقت درود شریف پڑھتے ہوئے غور سے دیکھتا رہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت خواب میں کثرت سے ہوا کرے ۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے یہ دولت بار بار نصیب فرمائے ۔

(۱) اسمٰعیل بن ابراہیمؒ جو امام شافعیؒ کے شاگرد ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام شافعیؒ کو بعد انتقال کے خواب میں دیکھا اور پوچھا ! اللہ نے آپ سے کیا معاملہ فرمایا ہے وہ بولے مجھے بخش دیا اور حکم فرمایا کہ مجھ کو تعظیم واحترام کے ساتھ بہشت میں لے جائیں اور یہ سب برکت ایک درود کی ہے جس کو میں پڑھا کرتا تھا ۔ میں نے پوچھا کہ وہ کونسا درود ہے فرمایا یہ ہے ۔ اللھم صل علی محمد کلما ذکرہ الذاکرون و کلما غفل عن ذکرہ الغافلون اور بعض جگہ یوں بھی آیا ہے کہ اللھم صل علی محمد کلما ذکرہ الذاکرون و صل علی محمد کلما غفل عن ذکرہ الغافلون۔

امام شافعیؒ کے بارے میں ایک اور حکایت ہے کہ ان کو انتقال کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا اور مغفرت کی وجہ پوچھی تو فرمایا کہ یہ پانچ درود جمعہ کی رات کو میں پڑھا کرتا تھا۔

اللھم صل علی محمد بعدد من صلی علیہ ۔ و صل علی محمد بعدد من لم یصل علیہ ۔ و صل علی محمد کما امرت بالصلوۃ علیہ ۔ و صل علی محمد

کما تحب ان یصلی علیه ۔ وصل علی محمد کما ینبغی ان یصلی علیه ۔ اس درود کو درود خمسہ کہتے ہیں۔

مناہج الحسنات میں ابن فاکہانیؒ کی کتاب فجر منیر سے نقل کیا ہے کہ ایک بزرگ نیک صالح موسی ضریرؒ بھی تھے ۔انہوں نے اپنا گذرا ہوا قصہ مجھ سے نقل کیا کہ ایک جہاز ڈوبنے لگا اور میں اس میں موجود تھا اس وقت مجھ کو غنودگی سی ہوئی اس حالت میں رسول اللہ صلی اللہ لعیہ وسلم نے مجھ کو یہ درود تعلیم فرما کر ارشاد فرمایا کہ جہاز والے اس کو ہزار بار پڑھیں ۔ہنوز تین سو بار پر نوبت پہونچی تھی کہ جہاز نے نجات پائی اور بعد الممات انک علی کل شئی قدیر بھی اس میں پڑھنا معمول ہے اور خوب ہے وہ درود یہ ہے ۔

اللهم صل علی سیدنا محمد صلوة تنجینا بها من جمیع الاهوال والافات وتقضی لنا بها جمیع الحاجات وتطهرنا بها من جمیع السیئات وترفعنا بها اعلی الدرجات وتبلغنا بها اقصی الغایات من جمیع الخیرات فی الحیٰوة وبعد الممات انک علی کل شئی قدیر۔

شیخ مجدالدین فیروز آبادیؒ نے بھی اس حکایت کو بسَند خود ذکر کیا ہے ۔

(۲) دلائل الخیرات کی وجہ تالیف مشہور ہے کہ مولف کو سفر میں وضو کیلیے پانی کی ضرورت تھی اور ڈول رسی کے نہ ہونے سے پریشان تھے ایک لڑکی نے یہ حال دیکھ کر دریافت کیا اور کنویں کے اندر تھوک دیا ۔پانی کنارے تک ابل آیا۔ مؤلف نے حیران ہوکر وجہ پوچھی تو اس نے کہا یہ برکت ہے درود شریف کی جس کے بعد انہوں نے کتاب دلائل الخیرات لکھی ۔

الغرض سکون دل کے لیے ذکر لازم ہے ۔ اور ذکر الٰہی کے مختلف کلمات و اذکار اور طریقے ہیں انہی میں مزید اولیاء کاملین سے ملنے والے سبھی طریقے اور اسباب وصول اور وسائل ہیں جن کا اختیار کرنا از حد ضروری ہے ۔ ان اذکار میں توبہ استغفار کا تذکرہ ہماری کتاب "اسرار و رموز الفاتحہ" میں ملاحظہ کیجیے ۔ البتہ آخر میں چند وجدانی تمثیلات اور طریقے عرض کئے دیتے ہیں کہ سکون دل کے لئے غیر اللہ کو دل سے نکالنا کیوں ضروری ہے ۔

☆☆☆☆☆

انتہائی سادہ اور اہم عمل

ایک ایسا عمل جس کا حکم قرآن وحدیث میں صراحت کے ساتھ ہے اور ایسا عمل جو موجب ثواب اور باعث نجات ہے اور ایسا عمل جس کے کرنے میں نقصان کچھ نہیں فائدہ ہی فائدہ ہے اور ایسا آسان عمل جس میں مشقت وتکلیف کچھ نہیں اور ایسا شاندار عمل جس کے لئے نہ گنتی کی قید ہے نہ وقت کی۔ نہ تسبیح رکھنے کی شرط ہے نہ پکار کر پڑھنے کی۔ نہ وضو کی شرط ہے نہ قبلہ کی طرف منہ کرنے کی، نہ کسی خاص جگہ بیٹھنے کی قید ہے نہ کسی خاص مقدار میں پڑھنے کی وہ عمل ذکر الٰہی ہے یعنی اللہ کو یاد کرنے والا عمل۔ اس قدر آسانیوں کے باوجود ذکر الٰہی سے محروم رہنا بہت بڑی محرومی کی بات ہے۔

لکل شئی صقاله وصقالة القلوب ذکر اللّٰہ. براویت ابن عمرؓ ارشاد رسولؐ منقول ہے کہ ہر شئی کی ایک قلعی ہے اور دلوں کو صیقل کرنے اور شفاف بنانے والی چیز اللہ کا ذکر ہے۔ (بیہقی)

ذکر اللہ کے عام اور سہل ہونے کی آسان تدبیر یہ ہے کہ دن رات کے چوبیس گھنٹوں میں انسان جو کچھ عمل کرتا ہے اسمیں حکم حق ملحوظ رکھے اور طریقہ محمدیہؐ کی پیروی کرے تو وہ عمل عبادت بن جائے گا اور اللہ کی یاد سے معمور بھی ہو جائے گا۔ اور ایک سادہ صورت یہ ہے کہ انسان جو کچھ اعمال بجا لاتا اور مختلف کام کرتا ہے ان کاموں کے کرنے سے پہلے یا ان کاموں کے موقع پر قرآن وحدیث میں وارد اور مسنون دعاؤں کو پڑھتا رہے مثلاً کھانے کی دعا، پینے کی دعا، پہننے کی دعا طہارت کو

جاتے وقت کی دعا، بیت الخلاء سے واپس ہوتے وقت کی دعا بازار میں چلتے وقت کی دعا، مسجد میں داخل ہوتے وقت کی دعا مسجد سے نکلتے وقت کی دعا، مجلس کی دعا، گھر میں داخل ہوتے وقت کی دعا، گھر سے نکلتے وقت کی دعا وغیرہ اسطرح ہر عمل کے موقع پر جو دعائیں ہیں ان کو پڑھنا اس سے ذکر کثیر بھی ہو جائے گا اور اعمال عبادت بھی بن جائیں گے اور عند اللہ مقبولیت بھی ہوگی۔

حکیم الاسلامؒ کا ارشاد

تم اللہ اللہ کرو دنیا کے لئے کرو دکھلاوے کے لئے کرو نام و نمود کے لئے کرو کرتے رہو اسلئے کہ کرتے رہو گے تو اس میں اخلاص بھی آجائے گا اور بالکل ہی گھر نہ بناؤ تو مسافر آکے ٹھیرے گا کہاں؟ تو گھر بنالیں ممکن ہے ذکر الٰہی کا مسافر آجائے اور آکر اس کے اندر مقیم ہو جائے تو چاہے ریا کاری ہو چاہے قلب میں کچھ نہ ہو مگر فرض ادا کرتے رہو صورت ہی انشاء اللہ چند دن کے بعد اپنی حقیقت کی طرف کھینچ لے گی۔ تو یہ وسوسہ نہیں آنا چاہیئے جب اس میں روح نہیں تو پڑھنے سے فائدہ کیا؟

جو صورت بنا رہا ہے تو وقت آئے گا کہ اس صورت میں روح آجائے گی اگر صورت ہی نہیں بنے گی تو پھر روح کس میں آکر پڑے گی۔

ساری شریعت کی روح ذکر الٰہی ہے شریعت سے ذکر اللہ نکل جائے تو شریعت کے اعمال ڈھانچہ بن جائیں گے دنیا کے اندر ذکر اللہ نہ رہے تو یہ دنیا بے جان لاشہ بن جائے گی اسواسطے ذکر ضرور کرنا چاہیئے۔

فوائد ذکر الٰہی (مختصراً)

مشہور محدث حافظ ابن قیمؒ ایک کتاب میں یاد الٰہی کے فائدوں کو بہت

تفصیل سے ذکر فرمایا ہے۔انہی کی کتاب سے استفادہ کرتے ہوئے محدث جلیل شیخ زکریا ؒ نے فضائلِ ذکر کے ابوب میں اس کے ستر سے زیادہ فائدے تحریر فرمائے ہیں۔ہم یہاں بہت اختصار سے کام لے کر صرف چند فائدوں پر اکتفا کرتے ہیں۔

(۱) ذکر شیطان کو دفع کرتا ہے۔ (۲) غم کو دور کرتا ہے (۳) دل اور چہرے کو منور کرتا ہے۔ (۴) رزق کو کھینچتا ہے۔ (۵) اللہ کا قرب پیدا کرتا ہے۔ (۶) اللہ کی معرفت کا دروازہ کھولتا ہے۔ (۷) دل کے زنگ کو دور کرتا ہے۔ (۸) اسکی برکت سے زبان غیبت، جھوٹ، اور بدگوئی اور لسانی برائیوں سے محفوظ رہتی ہے۔ (۹) ذکر تصوف کا اصل اصول ہے اور تمام صوفیاء کے سب طریقوں میں رائج ہے جس کے لئے ذکر کا دروازہ کھل گیا اسکے لئے اللہ تک پہونچنے کا دروازہ کھل گیا۔ (۱۰) ذکر ایک درخت ہے جس پر معارف کے پھل لگتے ہیں صوفیاء کی اصطلاح میں احوال اور مقامات کے پھل لگتے ہیں اور جتنی ذکر کی کثرت ہوگی اس درخت کی جڑ مضبوط ہوگی۔ (۱۱) ذکر شکر کی جڑ ہے (۱۲) اللہ کے ہاں معزز ذاکرین ہیں تقوی کا منتھا جنت اور ذکر کا منتھی اللہ کی معیت ہے۔ (۱۳) ذاکرین پر اللہ کی رحمت ہوتی ہے (۱۴) ذکر کی وجہ سے ہر مشقت آسان ہوتی ہے۔ (۱۵) ذکر سے جنت میں گھر تعمیر ہوتے ہیں اور جب بندے ذکر سے رک جاتے ہیں تو فرشتے تعمیر سے رک جاتے ہیں جب ان سے پوچھا جاتا ہے تو کہتے ہیں اس تعمیر کا خرچ ابھی تک نہیں آیا۔

ایک حدیث میں ہے جو شخص سبحان اللّٰہ وبحمدہ سبحانِ اللّٰہ العظیم سات مرتبہ پڑھے ایک گنبد اس کیلئے جنت میں تعمیر ہو جاتا ہے (۱۷) ذکر جہنم کیلئے آڑ ہے (۱۸) ذکر کرنے والے کیلئے فرشتے استغفار کرتے ہیں (۱۹) ذکر کی کثرت منافقت سے بری ہونے کی سند ہے (۲۰) جو شخص راستوں میں اور گھروں میں اور سفر و حضر

میں کثرت سے ذکر کرے قیامت میں اسکی گواہی دینے والے کثرت سے ہوں گے۔

ارشاد حکیم الامتؒ

اللہ کا نام لیتے رہنے میں نہ کسی گنتی کی قید ہے اور نہ وقت کی۔ اور تسبیح رکھنے کی نہ پکار کر پڑھنے کی، نہ وضو کی، نہ قبلہ کی طرف منہ کرنے کی، نہ کسی خاص جگہ کی، نہ ایک جگہ بیٹھنے کی۔ ہر طرح آزادی اور اختیار ہے پھر کیا مشکل ہے؟ البتہ اگر کوئی اپنی خوشی سے تسبیح پر پڑھنا چاہے خواہ گنتی یاد رکھنے کے لئے یا اس لئے کہ تسبیح ہاتھ میں ہونے سے پڑھنے کا خیال آجاتا ہے خالی ہاتھ کرنے میں یاد نہیں رہتا تو اس مصلحت کے لئے تسبیح رکھنا بھی جائز ہے بلکہ بہتر ہے۔

اسکا خیال نہیں کرنا چاہئے کہ تسبیح رکھنے سے ریا اور دکھلاوا ہو جائے گا۔ اسواسطے کہ دکھلاوا تو نیت سے ہوتا ہے جب یہ نیت ہو کہ دیکھنے والے مجھے بزرگ سمجھیں اور اگر یہ نیت دکھلاوا نہیں اس کو دکھلاوا سمجھنا یا ایسے وہم سے ذکر چھوڑ دینا شیطان کا دھوکہ ہے وہ اسطرح بہکا کر ثواب سے محروم کر دینا چاہتا ہے۔

اور یہ شبہ بھی نہ کرے کہ زبان سے تو اللہ کا نام لے رہا ہوں مگر دل دنیا کے کاموں کیطرف متوجہ ہے ایسا نام لینے سے کیا فائدہ؟ یہ بھی شیطان کا وسوسہ ہے جب ہم نے نیت کرلی اور ثواب کی نیت سے اللہ کا نام لے رہے ہیں اور ظاہر جسم دوسرے کاموں کی طرف مشغول ہے تو بھی ثواب سے خالی نہیں یہ اور بات ہے کہ اور کاموں سے خالی اوقات میں دل و دماغ سے پورے طور پر اسطرح ذکر کی طرف متوجہ رہے۔

چند روایات

بروایت حضرت ابو ہریرہؓ ارشاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ جو لوگ اللہ کا ذکر کرنے کے لئے بیٹھیں انکو فرشتے گھیر لیتے ہیں ان پر خدا کی رحمت چھا جاتی ہے اور ان پر چین کی کیفیت اترتی ہے۔ (مسلم)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا جب تم جنت کے باغوں میں گذرا کرو تو اسکے میوے استعمال کیا کرو لوگوں نے عرض کیا جنت کے باغ کیا ہیں آپ نے فرمایا ذکر کے حلقے۔ (ترمذی)

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا اس کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے لگو کہ لوگ پاگل کہنے لگیں۔ (احمد۔ ابو یعلیٰ۔ ابن حبان)

حضرت ابن اعباسؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا اتنا ذکر کرو کہ منافق یعنی بددین لوگ تم کو ریاکار مکار کہنے لگیں۔ (طبرانی)

عائشہ بنت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہا اپنے باپ سے روایت کرتی ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک بی بی کے پاس گئے اور اس بی بی کے سامنے کھجور کی گٹھلیاں یا کنکریاں تھیں جن پر وہ سبحان اللہ، سبحان اللہ پڑھ رہی تھیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو منع نہیں فرمایا۔ یہ اصل ہے تسبیح پر گننے کی۔

(ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن حبان)

ذکر الٰہی کن کن کلمات کے ساتھ کر سکتے ہیں

(۱) سبحان اللّٰہ (۲) الحمد للّٰہ (۳) لا الٰہ الا اللّٰہ (۴) اللّٰہ اکبر (۵) لاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلیی العظیم (۶) استغفر اللّٰہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ (۷) لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم (۸) اللھم صلی علی محمد و علی آل محمد و بارک سلم وغیرہ۔ (حیاۃ المسلمین)

سبحان اللّٰہ

(۱) سبحان اللّٰہ عما یشرکون۔ یعنی اللہ کی ذات پاک ہے اس چیز سے

جسکو یہ شریک کرتے ہیں۔ (حشر)

(۲) سبح باسم ربک العظیم۔ پس اپنے اس بڑی عظمت والے رب کے نام کی تسبیح کیجیے (واقعہ)

(۳) سبح اسم ربک الاعلیٰ۔ آپ اپنے عالی شان پروردگار کے نام کی تسبیح کیجیے۔ (اعلیٰ)

(۴) وسبح بحمد ربک حین تقوم ومن اللیل فسبحه و ادبار النجوم (طور) اور اپنے رب کی تسبیح و تحمید کیجیے اور رات کے وقت بھی اسکی تسبیح کیا کیجیے۔ اور ستاروں کے غروب ہونے کے بعد بھی۔

(۵) فاصبر علی مایقولون و سبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس و قبل الغروب ومن اللیل فسبحه و ادبار السجود (ق) پس ان لوگوں کی نامناسب باتوں پر جو کچھ وہ کہیں صبر کیجیے اور اور اپنے رب کی تسبیح و تحمید کرتے رہیے آفتاب نکلنے سے پہلے اور آفتاب کے غروب کے بعد اور رات میں بھی اسکی تسبیح و تحمید اور فرض نمازوں کے بعد بھی اسکی تسبیح و تحمید کیجیے۔

(۶) فلولا انه کان من المسبّحین للبث فی بطنه الیٰ یوم یبعثون (صافات) پس اگر یونس علیہ السلام تسبیح کرنے والوں میں نہ ہوتے تو قیامت تک اسی مچھلی کے پیٹ میں رہتے۔

(۷) فخرج علی قومه من المحراب فاوحی الیهم ان سجوا بکرة و عشیاً (مریم) پس حضرت ذکریا علیہ السلام حجرہ میں سے باہر تشریف لائے اور اپنی قوم کو اشارہ سے فرمایا کہ تم لوگ صبح اور شام خدا کی تسبیح کیا کرو۔

(۸) و سبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس و قبل غروبها و من آناء الليل فسبح و اطراف النهار لعلك ترضى (طہ) اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان لوگوں کی نامناسب باتوں پر صبر کیجئے اور اپنے رب کی حمد وثنا کے ساتھ تسبیح کرتے رہا کیجئے آفتاب نکلنے سے پہلے اور غروب سے پہلے اور رات کے اوقات میں تسبیح کیا کیجئے ۔ اور دن کے اول و آخر میں تاکہ آپ اس ثواب اور بے انتہا بدل پر جو ان کے مقابلے میں ملنے والا ہے بے حد خوش ہو جائیں گے ۔

(۹) وسبح بحمد ربک بالعشی والابکار (مومن) یعنی صبح اور شام ہمیشہ اپنے رب کی تسبیح و تحمید کرتے رہیے ۔

(۱۰) واذکر اسم ربک بکرۃ و اصیلا و من اللیل فاسجد له و سبحه لیلا طویلا (دہر) اپنے پروردگار کا صبح و شام نام لیا کیجئے اور رات کو بھی اس کے لئے سجدہ کیجئے اور رات کے بڑے حصے میں اسکی تسبیح کیا کیجئے ۔

صرف یہی آیات نہیں ایسی اور بہت سی آیات ایسی ہیں جن میں خدا کی پاکی بیان کرنے تسبیح کرنے کے مضامین اور احکام کا بیان ہے ۔ سمجھدار ہے وہ شخص جو اپنے اوقات کی حفاظت کرتا ہو اور اپنی زبان کو خدا کی پاکی بیان کرنے میں رطب اللسان رکھتا ہو تاکہ دونوں جہان میں سکون نصیب ہو۔

☆☆☆☆☆

الحمدللہ

یہ کلمہ تحمید کا ایک حصہ ہے اتنے حصے کو کلمہ تحمید بھی کہا جاتا ہے اس کے معنی اللہ کی حمد کرنے یعنی تعریف کرنے کے آتے ہیں اور وہ کلمات تحمید بہت سے ہوسکتے ہیں ان میں سادہ اور مشہور کلمہ الحمدللہ ہے اور یہ وہ مبارک کلمہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے اپنا مبارک کلام شروع فرمایا ہے بے شمار سورتوں میں یہ کلمہ ملتا ہے ہماری کتاب "اسرار ورموز" الفاتحہ میں اسکی تفصیل ملے گی یہاں صرف اشاراتی طرز پر چند آیات کا ذکر کریں گے۔

(۱) الحمد للہ رب العلمین۔ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو سارے جہاں کا پروردگار ہے۔

(۲) الحمد للہ الذی خلق السموات والارض وجعل الظلمات والنور (انعام) تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا اور اندھیروں کو اور نور کو بنایا۔

(۳) وقالوا الحمد للہ الذی ھدانا لھذا وماکنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ اور جنت میں پہونچنے کے بعد جنتی کہیں گے تمام تعریف اللہ کے لئے ہے۔ جس نے ہم کو اس مقام تک پہونچایا اور ہم یہاں تک کبھی بھی نہ پہونچتے اگر اللہ جل جلالہ ہم کو نہ پہونچاتے۔

(۴) وقل الحمدللہ الذی لم یتخذ ولدا ولم یکن لہ شریک فی الملک ولم یکن لہ ولی من الذل وکبرہ تکبیرا (بنی اسرائیل) اور آپ علی الاعلان کہدیجئے

کہ تمام تعریف اس اللہ کے لئے ہے جو نہ اولاد رکھتا ہے نہ اسکا کوئی سلطنت میں شریک ہے نہ کمزوری کی وجہ سے اس کا کوئی مددگار ہے اور اسکی خوب بڑائی بیان کیا کیجئے۔

(۵) فقل الحمدللّٰہ الذی نجانا من القوم الظالمین (مومنون) یعنی پس آپ کہدیجئے یعنی حضرت نوح علیہ السلام کو خطاب ہے کہ جب تم کشتی میں بیٹھ جاؤ کہو کہ تمام تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں ظالموں سے نجات دی۔

(۶) وقالوا الحمدللّٰہ الذی اذھب عنا الحزن ان ربنا لغفور شکور الذی احلنا دار المقامۃ من فضلہ لا یمسنا فیھا نصب ولا یمسّنا فیھا لغوب (فاطر) جب مسلمان جنت میں داخل ہوں گے تو ریشمی لباس پہنائے جائیں گے اور کہیں گے تمام تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے ہم سے ہمیشہ کے لئے رنج دور کردیا بیشک ہمارا رب بڑا بخشنے والا بڑا قدر کرنے والا ہے۔

(۷) ولہ الحمد فی الاولی والاخرۃ ولہ الحکم والیہ ترجعون (قصص) جب

یعنی حمد و ثنا کے لائق دنیا و آخرت میں وہی ہے اور حکومت بھی اسی کے لئے ہے اور اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

(۸) قل الحمدللّٰہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی (نمل) آپ کہئے تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں اور اس کے ان بندوں پر سلام ہو جن کو اس نے منتخب فرمایا۔

یہ اور اسطرح کی بے شمار آیات سے اللہ کی تعریف کی خبر اور اسکا حکم ملتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک تو خطبہ کا آغاز ہی کلمہ تحمید یعنی

الحمدللہ سے فرماتے۔ خدا کرے کہ ہماری زبانیں اسی طرح کے کلمات سے اللہ ہی کی حمد و ثنا میں رطبُ اللسان رہیں۔

لا الہ الا اللّٰہ

کلام پاک میں مختلف ناموں اور عنوانات سے اس پاک کلمہ کا ذکر کیا گیا ہے اس میں سے چند یہ ہیں۔ (۱) کلمہ طیبہ (۲) کلمہ تقویٰ (۳) قول ثابت (۴) دعوۃ الحق (۵) مقالید السموات والارض (۶) کلمہ اخلاص (۷) کلمہ توحید (۸) عروۃ الوثقیٰ (۹) کلمہ عدل (۱۰) قول سدید (۱۱) احسن القول (۱۲) کلمہ صدق (۱۳) کلمہ دعوت (۱۴) کلمہ تزکیہ (۱۵) کلمہ حسنہ (۱۶) ثمن الجنۃ وغیرہ بہت سے ناموں سے ذکر کیا گیا ہے۔ الوہیت الٰہیہ کا بیان اور حق تعالیٰ کی معبودیت کی تفصیلات ہماری دوسری کتابوں میں مل جائینگی۔

یہ ایک کھلی ہوئی بات ہے کہ امت محمدیہ کے درمیان کلمہ طیبہ کی جتنی کثرت ہے کسی امت میں بھی اتنی کثرت نہیں مشائخ سلوک کی لاکھوں نہیں کروڑوں کی مقدار ہے اور پھر کم و بیش ہر شیخ کے سیکڑوں مرید روز سبھی کے ہاں کلمہ طیبہ کا ورد ہزاروں کی مقدار میں روزانہ کے معمولات میں داخل ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ دھلویؒ کے قول جمیل میں اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ میں ابتدائے سلوک میں ایک سانس میں لا الہ الا اللّٰہ دو سو مرتبہ کہا کرتا تھا۔

کشف کی صحت اور کلمہ کی برکت

شیخ ابو یزید قرطبیؒ فرماتے ہیں میں نے سنا کہ جو شخص ستر ہزار مرتبہ لا الہ الا اللّٰہ پڑھے اسکو دوزخ کی آگ سے نجات ملے میں نے یہ خبر سن کر ایک

نصاب یعنی ستر ہزار کی تعداد اپنی بیوی کے لئے بھی پڑھا اور کئی نصاب پڑھکر اپنے لئے پڑھکر ذخیرہ آخرت بنایا۔

ہمارے پاس ایک نوجوان رہتا تھا جس کے متعلق یہ مشہور تھا کہ یہ صاحب کشف ہے جنت و دوزخ کا بھی اس کو کشف ہوتا ہے مجھے اسکی صحت میں کچھ تردد تھا ایک مرتبہ وہ نوجوان ہمارے ساتھ کھانے میں شریک تھا دفعتہً اس نے ایک چیخ ماری اور سانس پھولنے لگا اور کہا میری ماں دوزخ میں جل رہی ہے اسکی حالت مجھے نظر آئی قرطبیؒ کہتے ہیں میں اسکی گھبراہٹ دیکھ رہا تھا مجھے خیال آیا کہ ایک نصاب اسکی ماں کو بخش دوں جس سے اسکی سچائی کا بھی مجھے تجربہ ہوجائے گا چنانچہ میں نے ایک نصاب ستر ہزار کا ان نصابوں میں سے جو میں نے اپنے لئے پڑھے تھے اسکی ماں کو بخش دیا اپنے دل میں چپکے ہی سے بخشا تھا اور میرے اس پڑھنے کی خبر بھی اللہ کے سوا کسی کو نہ تھی مگر وہ نوجوان فوراً کہنے لگا چچا میری ماں دوزخ کے عذاب سے ہٹادی گئی قرطبیؒ کہتے ہیں کہ مجھے اس قصے سے دو فائدے ہوئے ایک تو اس برکت کا جو ستر ہزار کی مقدار پر میں نے سنی تھی اسکا تجربہ ہوا اور دوسرا اس نوجوان کی سچائی کا یقین ہوگیا یہ ایک واقعہ ہے اس قسم کے نہ معلوم کتنے واقعات اس امت کے افراد میں پائے جاتے ہیں۔ صوفیاء کی اصطلاح میں ایک معمولی چیز پاس انفاس ہے۔ یعنی اسکی مشق کہ کوئی سانس اللہ کے ذکر کے بغیر اندر جائے نہ باہر آئے امت محمدیہ کے کروڑوں افراد ایسے ہیں جن کو اسکی مشق حاصل ہے تو پھر کیا تردد ہے۔ (فضائل ذکر)

نوٹ :۔ احقر کو بھی بارہ تسبیح اور پاس انفاس کی تلقین حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریاؒ سے تدریجی طور پر بڑھاتے رہنے کی ہدایات ملتی رہیں اللہ تعالیٰ استقامت کی توفیق عطا فرمائے۔

اعظم الکلمات

عن یحیی بن طلحۃ بن عبداللہ قال روی طلحۃ حزینافقیل مالک ؟ قال انی سمعتُ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انی لا علم کلمۃ لا یقولھا عبد عند موتہ الا نفس اللہ عنہ کربتہ واشرق لونہ و رائی مایسرہ وما منعنی ان اسئلہ عنھا الا القدرۃ علیہ حتی مات فقال عمرؓ انی لا علمھا قال فما ھی ؟ قال لاعلم کلمۃ ھی اعظم من کلمۃ امر بھا عمہ لا الہ الا اللہ قال فھی واللہ ھی (بیہقی)

حضرت طلحہؓ کو لوگوں نے دیکھا کہ نہایت غمگین بیٹھے ہیں کسی نے پوچھا کیا بات ہے فرمایا میں نے حضورؐ سے سنا تھا مجھے ایک ایسا کلمہ معلوم ہے جو شخص مرتے وقت اسکو کہے تو موت کی تکلیف اس سے ہٹ جائے اور رنگ چمکنے لگے اور خوشی کا منظر دیکھے مگر مجھے حضورؐ سے یہ پوچھنے کی قدرت نہ ہوئی اسکا رنج ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا مجھے معلوم ہے! طلحہؓ خوش ہو کر کہنے لگے کیا ہے حضرت عمرؓ نے فرمایا مجھے معلوم ہے کہ کوئی کلمہ کوئی کلمہ اس سے بڑھا ہوا نہیں ہے جس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا ابو طالب پر پیش کیا تھا اور وہ ہے لا الہ الا اللہ فرمایا واللہ یہی ہے واللہ یہی ہے۔

اقرار کلمہ جہنم سے بچاتا ہے

عن انسؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہ تبارک وتعالیٰ اخرجوا من النار من قال لا الہ الا اللہ وفی قلبہ مثقال ذرۃ من الایمان اخرجوا من النار من قال لا الہ الا اللہ او ذکرنی او خافنی فی مقام۔ (حاکم)

بروایت انسؓ ارشاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ قیامت کے دن حق تعالیٰ ارشاد فرمائینگے کہ جہنم سے ہر اس شخص کو نکال لو جس نے لا الہ الا اللہ کہا ہے اور جسکے دل میں ایک ذرہ برابر بھی ایمان ہو۔ اور ہر اس شخص کو نکال لو جس نے

لا الہ الا اللہ کہا ہو یا مجھے کسی طرح بھی یاد کیا ہو یا کسی موقع پر مجھ سے ڈرا ہو۔

اس پاک کلمہ میں حق تعالیٰ نے کیا برکات رکھی ہیں اسکا معمولی سا اندازہ اس بات سے ہوجاتا ہے سو برس کا بوڑھا جسکی تمام عمر کفر وشرک میں گذری ایک مرتبہ اس کلمہ کو ایمان کے ساتھ پڑھنے سے مسلمان ہوجاتا ہے سارے گناہ زائل ہوجاتے ہیں اگر گناہ بھی کیے ہوں تب بھی اس کلمہ کی برکت سے کسی نہ کسی وقت جہنم سے ضرور نکلے گا۔

کلمہ کا کامل فائدہ؟

عن ابی ھریرہ رضی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما قال عبد لا الہ الا اللہ الا فتحت لہ ابواب السماء حتی یفضی الی العرش ما اجتنبت الکبائر (ترمذی) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کوئی بندہ ایسا نہیں کہ لا الہ الا اللہ کہے اور اسکے لئے آسمانوں کے دروازے نہ کھل جائیں یہاں تک کہ یہ کلمہ سیدھا عرش تک پہونچتا ہے بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے بچتا رہے۔

کلمہ میں اخلاص کا مطلب؟

عن زید بن ارقم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال لا الہ الا اللہ مخلصا دخل الجنۃ قیل وما اخلاصھا قال ان تحجزہ عن محارم اللہ (طبرانی)

حضرت زید بن ارقم حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ جو شخص اخلاص کے ساتھ لا الہ الا اللہ کہے وہ جنت میں داخل ہوگا کسی نے پوچھا کلمہ کے اخلاص کی علامت کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حرام کاموں سے اسے روکدے۔ظاہر ہے جب حرام کاموں سے بچے گا اور کلمہ کا قائل ہوگا تو جنت

میں جانے میں کیا تردد ہے ۔ اگر حرام کاموں سے نہ رکے تب بھی اپنی بداعمالیوں کی سزا بھگتنے کے بعد جنت میں ضرور داخل ہو گا اسلئے اگر خدا نخواستہ اگر بداعمالیوں کی وجہ سے اسلام وایمان ہی سے محروم ہوجائے تودوسری بات ہے ۔

اللہ اکبر

کذالک سخرھالکم لتکبر و اللہ علی ماھداکم وبشر المحسنین (ج) اسی طرح اللہ نے قربانی کے جانوروں کو تمہارے لئے مسخر کردیا تاکہ تم اللہ کی بڑائی بیان کرو اس بات پر کہ اس نے تم کو ہدایت کی اور قربانی کرنے کی توفیق دی اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) اخلاص واحسان والوں کو اللہ کی رضا کی خوشخبری سنادیجئے ۔

(۲) و ان اللہ ھو العلی الکبیر (لقمان) اور بیشک اللہ ہی عالی شان اور بڑائی والا ہے ۔

(۳) ولہ الکبریاء فی السموات و الارض وھو العزیز الحکیم (جاثیہ) اور اسی پاک ذات کے لئے بڑائی ہے آسمانوں میں اور زمین میں اور وہی زبردست حکمت والا ہے ۔

(۴) ھواللہ الذی لا الہ الا ھو الملک القدوس السلام المومن المھیمن العزیز الجبار المتکبر (حشر) یعنی وہ ایسا معبود ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بادشاہ ہے سب عیبوں سے پاک ہے سب نقصانات سے سالم ہے ۔ امن دینے والا ہے نگہبانی کرنے والا ہے یعنی آفتوں سے بچانے والا ہے زبردست ہے خرابی کادرست کرنے والا ہے بڑائی والا ہے ۔

(۵) وربک فکبر اور اپنے رب کی تکبیر بیان کیجئے ۔ جسطرح کلمہ تسبیح اور

کلمہ تحمید کہنے کی ترغیب اور اس کا حکم تھا اسی طرح تکبیر یعنی اللہ اکبر کہنے کا بھی حکم ہے اسکی بڑی فضیلت آئی ہے اور اسمیں شان رفعت بھی بڑی عظمت والا کلمہ ہے احادیث میں بھی اسکی ایک برکت اسطرح مذکور ہیکہ اللہ اکبر کہنا آگ کو بجھا دیتا ہے۔

(۶) ولتکبر و اللہ علی ماھداکم ولعلکم تشکرون (بقرہ) یعنی اور تم اللہ کی بڑائی بیان کرو اس بات پر کہ تم کو ہدایت فرمائی اور تاکہ تم اللہ کا شکر ادا کرو۔

لہذا ایک مسلمان جہاں وہ اللہ کی پاکی بیان کرتا ہے اور اسکی حمد و ثنا میں مصروف رہتا ہے الوہیت الہیہ کا اقرار کرتا ہے وہیں تکبیر یعنی اللہ اکبر کے کلمہ کا بھی ورد زیادہ رکھے۔

ذکر الٰہی کا اثر کیوں نہیں؟

ذکر الٰہی کو روزانہ کریں ناغہ نہ ہونے دیں۔ تھوڑا ہی ذکر کیوں نہ ہو مگر دائمی ہو اور ہمیشگی ہو روزانہ اور مسلسل ہو تو برابر اثر پڑتا ہے۔

تمثیل:۔ ذکر کی مثال پانی کے ان قطروں کی ہے جو کسی پتھر پر ٹپک رہے ہوں اگر دو چار دن پانی کے قطرے ٹپک کر بند ہو جائیں تو پتھر پر کچھ اثر نہیں ہو گا۔ قطرے تو قطرے اگر پانی کے بہت بڑے سیلاب بھی کسی پتھر پر گریں تو سوراخ نہیں کر سکتے بخلاف ان چھوٹے چھوٹے قطروں کے جو کسی پتھر پر ہمیشہ ٹپکتے رہتے ہیں تو ایک نہ ایک دن وہ قطرے پتھر میں سوراخ کر کے رہیں گے ایسا ہی ذکر کتنا ہی کم ہو یا زیادہ مگر ہمیشگی ہو تو ضرور اثر کرے گا اور اپنا رنگ دکھلائے گا۔

تھوڑا ذکر کرتے ہی نتیجہ کی آرزو!

ذکر الٰہی کرتے ہی فوراً اس کے آثار شروع ہو جانا ضروری نہیں اسکو ایک

مثال اور اس کے تقاضوں کو سمجھئے پتھر ایک زمانے تک آفتاب سے تپتے رہنے کے بعد لعل بدخشاں ہو کر نکلتا ہے اگر وہ پتھر دو چار روز ہی میں چلانے لگے کہ میں ابھی کچھ نہیں ہوا اور آفتاب سے حرارت لینا اور تپنا چھوڑ دے تو پھر وہ قیامت تک لعل نہیں بن سکتا اسلئے مسلسل ذکر الٰہی کے ذریعہ آفتاب سے دل کو تپاؤ پھر لعل بدخشاں بنا کر دونوں جہاں میں اسکی قیمت پاؤ۔ اگر ایک مدت تک اسی طریقہ سے ذکر و فکر پر استقامت اور مداومت رہے گی تو انشاء اللہ محروم نہیں رہو گے۔ یوں تو ابتداہی سے فائدہ ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ لیکن سمجھ میں نہیں آتا اسلئے ؎

اندریں رہ می تراش و می خراش

تادم آخر دمے فارغ مباش

● اللہ کی یاد مسلسل ہونے اور نہ ہونے کی مثال

ذکر الٰہی ہر حال میں جاری رہے اس سے بڑھکر کونسا عمل ہے کہ حالت جہاد میں بھی آپ کی زباں پر اللہ اکبر اور یاد الٰہی کے جملے ادا کئے جاسکتے ہیں کوئی رکاوٹ نہیں۔

بگڑی ہوئی گھڑی چلتے چلتے رک جانا اور گھڑی ساز کے درست کرنے پر چلنے لگنا اور پھر پرزوں میں خلل آنے سے رک جانا یہ اچھی گھڑی کی علامت نہیں ذکر الٰہی کا بھی یہی حال ہے مداومت سے یاد الٰہی اپنا گہرا اثر چھوڑ کر آدمی کو اسطرح بنا دیتی ہے جیسے کوئی گھڑی عمدہ اور بہترین ٹائم بتانے والی ہو۔ اور اطمینان و سکون دل اور حلاوت عبادت کے لئے یاد الٰہی کی کثرت کیمیا کا اثر رکھتی ہے۔ یاد الٰہی سے دل کے قفل کھلتے ہیں اس کے دندانے شریعت کی پابندی ہے۔

ذکر کے وقت اکتساب فیض کا طریق صوفیاء کرام میں عام ہے اللہ تعالیٰ صحیح

اور کامل استفادے کی صورتیں پیدا فرمادے۔

شیطان کازور

انمایرید الشیطان ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء فی الخمر والمیسر ویصدکم عن ذکر اللّٰہ وعن الصلوۃ فھل انتم منتھون (مائدہ) شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوے کے ذریعہ سے تم میں اس میں عداوت اور بغض پیدا کردے اور تم کو اللہ کے ذکر اور نماز سے روک دے بتاؤ اب بھی ان بری چیزوں سے باز آجاوگے۔

ذکر اللہ ازدیاد ایمان کا باعث ہے

انما المومنون الذین اذا ذکر اللّٰہ وجلت قلوبھم و اذا تلیت علیھم آیاتہ زادتھم ایماناو علی ربھم یتوکلون۔ (انفال) ایمان والے تو وہی لوگ ہیں جب ان کے سامنے اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو اس کی بڑائی کے تصور سے ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب ان پر اللہ کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو ان کے ایمان کو بڑھا دیتی ہیں اور وہ اپنے اللہ پر توکل کرتے ہیں۔

ذکر الٰہی میں سکون ہے

الذین آمنو و تطمئن قلوبھم بذکر اللّٰہ الابذکر اللّٰہ تطمئن القلوب (رعد) اہل ایمان کے دل ذکر الٰہی سے مطمئن ہوتے ہیں خوب سمجھ لو اللہ کے ذکر میں ایسی خاصیت ہے کہ اس سے دلوں کو اطمینان و سکون نصیب ہوتا ہے۔

ذاکرین کے پاس اور ساتھ بیٹھنے کا حکم

واصبر نفسک مع الذین یدعون ربھم بالغداۃ والعشی یریدون وجھہ

ولا تعد عیناک عنھم ترید زینة الحیواة الدنیا ولا تطع من اغفلنا قلبه عن ذکرنا واتبع ھواہ وکان امرہ فرطا ترجمہ: اور آپ اپنے کو ان لوگوں کے ساتھ بیٹھنے کے پابند رکھا کیجئے جو صبح وشام اپنے رب کو پکارتے ہیں محض اسکی رضا جوئی کے لئے اور محض دنیا کی رونق کے خیال سے آپ کی نظران سے ہٹنے نہ پائے

یہ مراد ہے کہ رئیس مسلمان ہو جائیں گے تو اسلام کو فروغ ہو اور ایسے شخص کا کہنا نہ مانیں جس کا دل ہم نے اپنی یاد سے غافل رکھا ہے اور وہ اپنی خواہشات کا تابع ہے اور اس کا حال حد سے بڑھ گیا ہے۔

ذاکرین کے لئے وعدہ مغفرت اور اجر عظیم

والذاکرین اللہ کثیرا والذاکرات اعداللہ لھم مغفرة واجرا عظیما اس آیت میں پہلے سے ایمان کی صفات کا بیان ہے اسکے بعد ارشاد ہے ذکر کرنیوالے مرد اور ذکر کرنے والی عورتیں ان سب کیلئے اللہ نے مغفرت اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔

فویل للقاسیة قلوبھم من ذکر اللہ اولئک فی ضلال مبین (زمر) پس ہلاکت ہے ان لوگوں کے لئے جن کے دل اللہ کے ذکر سے متاثر نہیں ہوتے یہ لوگ کھلی گمراہی میں ہیں۔

• استحوذ علیھم الشیطن فانساھم ذکر اللہ اولئک حزب الشیطن الا ان حزب الشیطن ھم الخسرون (مجادلہ) منافقین اور ذکر الہٰی سے غافل لوگوں پر شیطان کا غلبہ رہتا ہے یہ لوگ شیطان کا گروہ ہے خوب سمجھ لو وہ گروہ نقصان اٹھانے والا ہے

ذکر الہٰی کے نورانی ثمرات

عن ابی الدرداءؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لیبعثن اللہ اقواما یوم القیامة فی وجوھھم النور علی منابر اللؤلؤ یغبطھم الناس لیسوا

بانبیاء ولا شهداء فقال اعرابی حلهم لنا نعرفهم قال هم المتحابون فی الله من قبائل شتی وبلادشتی یجتمعون علی ذکر الله یذ کرونه (طبرانی) بروایت ابو الدرداءؓ ارشادرسولؐ منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بعضے قوموں کا حشر اس طرح فرمائیں گے کہ ان کے چہروں میں نور چمکتا ہوا ہوگا اور وہ موتیوں کے ممبروں پر ہوں گے لوگ ان پر رشک کر رہے ہونگے وہ انبیاء اور شہداء نہیں ہونگے کسی نے عرض کیا یارسول اللہ ان کا حال بیان کردیجئے کہ ہم ان کو پہچان لیں فرمایا وہ وہ لوگ ہوں گے جو اللہ کی محبت میں مختلف جگہوں سے مختلف خاندانوں سے آکر ایک جگہ جمع ہوگئے ہوں اور اللہ کے ذکر میں مشغول ہوں۔ شیخ ذکریاؒ نے مزید وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ آج خانقاہوں کے بیٹھنے والوں پر ہر طرح الزام ہے ہر طرف سے فتوے کسے جاتے ہیں آج انھیں جتنا چاہے برا بھلا کہدیں کل جب آنکھ کھلیگی اسوقت حقیقت معلوم ہوگی کہ یہ بوریوں پر بیٹھنے والے کیا کچھ کما کر لیگئے جب وہ ان ممبروں اور بالاخانوں پر ہونگے اور یہ کہنے والے گالیاں دینے والے کیا کما کر لے گئے۔ (فضائل)

☆☆☆☆☆

تسبیح و تحمید اور تہلیل و تکبیر نیز حوقلہ کی فضیلت

اذا قال العبد لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر قال اللہ عزوجل صدق عبدی لا الہ الا انا و انا اکبر و اذا قال العبد لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ قال تعالی صدق عبدی۔ لا الہ الا انا وحدی لا شریک لی و اذا قال العبد لا الہ الا اللہ و لا حول و لا قوۃ الا باللہ یقول اللہ سبحانہ صدق عبدی لا حول و لا قوۃ الا بی و من قالھن عند الموت لم تمسہ النار (ابن ماجہ، حاکم)

حضرت ابوہریرۃ ؓ اور ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہما کے واسطے سے جو روایات ہیں اسکا خلاصہ یہ ہے کہ بندہ جب تہلیل اور تکبیر کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندے نے سچ کہا میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میں سب سے بڑا ہوں اور جب بندہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندے نے سچ کہا میرے سوا کوئی معبود نہیں میں یکتا ہوں میرا کوئی شریک نہیں ہے اور جب بندہ تہلیل اور حوقلہ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندے نے سچ کہا گناہ سے بچنے کی طاقت اور طاعت کیلئے قوت دینے والا میرے سوا کوئی نہیں ہے۔ اور جو شخص یہ کلمات موت کے وقت کہے گا اسے دوزخ کی آگ نہیں لگے گی۔

تسبیح کا عظیم ترین فائدہ

صحیحین میں حضرت ابوہریرۃ ؓ کی روایت ہے من قال سبحان اللہ و بحمدہٖ فی الیوم ماۃ مرۃ حطت عنہ خطایاہ یعنی جو شخص ایکدن میں سو مرتبہ سبحان اللہ و بحمدہٖ کہے گا اس کے تمام گناہ معاف کردئے جائیں گے اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔

یہ عظیم تسبیح جالب رزق ہے

کتاب الدعوات میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے نیز مسند

احمد میں بروایت عبداللہ بن عمرؓ ارشاد ہے:

روی ان رجلا جاء الی النبیؐ فقال تولت عنی الدنیا وقلت ذات یدی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاین انت من صلواۃ الملائکۃ و تسبیح الخلائق و بھا یرزقون قال قلت وما ذا یا رسول اللہ قال سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم استغفر اللہ ماۃ مرۃ مابین طلوع الفجر الی ان تصلی الصبح تاتیک الدنیا راغمۃ صاغرۃ و یخلق اللہ عزوجل من کل کلمتہ ملکا یسبح اللہ تعالی الی یوم القیامۃ لک ثوابہ۔

ایک شخص آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا مجھ سے دنیا نے رخ پھیر لیا ہے۔ اور میرا ہاتھ تنگ ہو گیا ہے۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا فرشتوں کی نماز اور مخلوق کی تسبیح کیوں نہیں پڑھتے؟ اس تسبیح کی بدولت لوگوں کو رزق ملتا ہے۔ اس شخص نے عرض کیا یارسول اللہ وہ کیا چیز ہے فرمایا طلوع صبح صادق سے نماز فجر تک یہ تسبیح پڑھتے رہو سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم استغفر اللہ سو مرتبہ اگر تم یہ تسبیح پڑھتے رہو گے تو دنیا تمہارے پاس ذلیل و خوار ہو کے آئے گی اور اللہ تعالیٰ ہر لفظ سے ایک فرشتہ پیدا کریں گے جو قیامت کے دن تک تسبیح پڑھتا رہے گا اور اسکی تسبیح کا اجر و ثواب تمہیں ملے گا۔

- ترمذی اور نسائی کی سنن میں حضرت جابرؓ سے ایک روایت ہیکہ من قال سبحان اللہ و بحمدہ غرست لہ نخلۃ فی الجنۃ (ابن حبان۔ حاکم) یعنی جو شخص سبحان اللہ و بحمدہ کہتا ہے جنت میں ایک درخت اس کیلئے لگا دیا جاتا ہے۔

- امام بخاری اور امام مسلم رحمتہ اللہ علیہما نے اپنی کتابوں میں حضرت ابو ہریرۃؓ کی روایت نقل کی ہے۔ کلمتان خفیفتان علی اللسان ثقیلتان فی المیزان۔

حبیبتان الی الرحمن سبحان اللّٰہ و بحمدہ سبحان اللّٰہ العظیم ۔ دو کلمے زبان پر ہلکے ،میزان میں بھاری ،اور اللہ کو محبوب ہیں (۱) سبحان اللّٰہ وبحمدہ (۲) سبحان اللّٰہ العظیم۔

• یاعبد اللّٰہ بن قیس اویا ابا موسیٰ اولا ادلک علی کنز من کنوز الجنۃ قال بلیٰ قال قل لا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ (بخاری مسلم) یعنی اے عبداللہؓ یا فرمایا اے ابو موسیؓ کیا میں تجھے جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ نہ بتلادوں انھوں نے عرض کیا کیوں نہیں یارسول اللہ ارشاد فرمائیے ۔ فرمایا کہو لا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ

• عمل من کنز الجنۃ ومن تحت العرش لاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ یقول اللّٰہ اسلم عبدی واستسلم (نسائی ۔ حاکم) لا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ جنت کے خزانوں میں سے ہے اور عرش سے نیچے کا ایک عمل ہے ۔جب کوئی مسلمان اسکو کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرا بندہ اسلام لایا اور فرمانبردار ہوا اسطرح ان کلمات کی فضیلت وبرکت اور غیر معمولی اہمیت روشنی ڈالنے والی اور بہت سی روایات ہوں گی یہاں ان چند پر بس کیا جاتا ہے ۔

جاندار اور بے جان

دنیا کے اندر ذکر اللہ نہ رہے تو یہ دنیا بے جان لاشہ بن جائے گی ۔ شریعت میں سے اگر ذکر اللہ نکل جائے تو شریعت کے اعمال ڈھانچہ بن جایں گے اس لئے ذکر اللہ کرنا چاہئے اور خود یاد والا عمل کب قیمتی بنتا ہے ۔اگر کوئی صرف اللّٰہ اللّٰہ کر رہا ہو تو وہ صرف ذکر لسانی ہے اور فائدے سے خالی تو نہیں لیکن اگر زبان کے ساتھ دل و دماغ ساتھ نہ ہوں تو وہ بلا روح ڈھانچہ ہے ۔

دو مثالیں :۔ اور ڈھانچہ کتنا ہی بڑا ہو اسکی اہمیت نہیں کسی پہلوان کی لاش پڑی ہوئی ہو اور بڑا ڈیل ڈول ہو مگر انتقال ہو چکا ہو تو اسکی کیا قدر و قیمت ہے اگر کوئی کسی شخص کو موت کے قریب قتل کرے گا تو پھانسی چڑھے گا یہ نہیں کہا جاسکتا کہ صاحب یہ تو خود ہی ایک منٹ میں مرنے والا تھا آپ مجھے پھانسی کیوں دیتے ہیں یہ مرتا ہی تھا میں نے لاٹھی ماردی مر گیا کہا جائے گا کہ جاندار کو مارا اسلئے تجھ سے قصاص لیا جائے گا اور پہلوان کی لاش پر پچاس لاٹھی مار دے کوئی قصاص نہیں اس لئے کہ اس میں جان ہی نہیں تھی تو اعمال کی روح ذکر الہٰی ہے۔

ظاہر میں بے چارے اللہ اللہ کرنے والے کوئی حقیقت نہیں رکھتے کوئی لاؤ لشکر اور فوج ان کے ساتھ نہیں مگر ان کا سب سے بڑا لشکر اللہ کے ہاں مقبولیت ہے قبولیت عند اللہ یہ ان کی سب سے بڑی طاقت ہے ۔یہ اللہ اللہ کرنے والے اللہ کے عشاق ہیں عاشقان خداوندی ہیں انہیں حقارت سے مت دیکھو لاکھوں روپے کا پٹکا ان کی کمر پر بندھا ہوا نہیں ہے بے تاج کے بادشاہ ہیں ۔ ملک والا بادشہ بدنوں پر حکومت کرتا ہے اور یہ دلوں پر حکومت کرتے ہیں ۔ بسا اوقات ایک آدمی بادشاہ کی حکومت نیچے جبری طور پر ہوتا ہے دل میں لعنت بھیجتا ہے عظمت نہیں ہوتی لیکن اللہ والوں کی حکومت دلوں پر ہوتی ہے ۔ ان کی عظمت و محبت جلوت میں بھی ہوتی ہے اور خلوت میں بھی۔

حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمتہ اللہ علیہ اجمیر میں چھپر کی ایک کٹیا ڈال کر بیٹھ گئے ہندو، مسلم، سب ان کے دربار میں حاضر ہوتے عقیدت سے بیٹھتے ان کی زبان فیض ترجمان سے کلمات حقانی سنتے ان کی دیانت ان کے معاملات کی صفائی اور خدا پرستی دیکھکر قلوب پر اثر ہوتا ہزاروں آدمی دائرہ اسلام میں

داخل ہوئے ۔ مسٹر آرنلڈ پروفیسر نے اپنی ایک کتاب میں لکھا ہے کہ حضرت اجمیریؒ کے ہاتھ پر بلاواسطہ ننانوے لاکھ آدمی مسلمان ہوئے ان کے خلفاء کے ہاتھ پر جو لوگ مسلمان ہوئے ان کی تعداد الگ ہے وہ کہتا ہے کہ میں نے اجمیر میں انوکھا واقعہ دیکھا ہے کہ ایک شخص قبر میں لیٹا ہوا پورے ہندوستان کا سلطان بنا ہوا ہے اور سب کے دلوں پر حکومت کر رہا ہے ۔ حضرت حکیم الاسلامؒ نے لکھا کہ بعض لوگ وہ ہیں جو صحیح طریق پر فاتحہ پڑھتے ہیں صحیح فیض اٹھاتے ہیں اور شریعت کے پابند رہتے ہیں ۔ اور بہت سے وہ لوگ بھی ہیں جو عظمت کے نام سے عبادت والی رسوم بجالا کر غیر شرعی حرکات کر کے بدعات میں مبتلا ہو کر مردود ہو جاتے ہیں ۔ پھر آگے لکھا کہ :

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی خانقاہ میں ہزاروں آدمیوں کا ہجوم ہوتا تھا اللہ کا ذکر کرنے والے دس دس ہزار مہمان ایک ہی وقت میں مہمان ہوتے تھے اور لنگر میں کھانا تقسیم ہوتا تھا ۔ (مجالس حکیم الاسلامؒ)

اللہ کے نام کا وزن

میدان حشر میں ایک شخص حاضر ہوگا اور گناہوں کے ننانوے دفتر اس کے ساتھ ہوں گے ایک دفتر اتنا بڑا کہ آسمان و زمین اسمیں چھپ جائیں اس شخص کی بارگاہ حق میں پیشی ہوگی وہ گناہوں سے بھرے دفتر سامنے ہوں گے اور وہ یقین کر رہا ہے کہ میری نجات کی کوئی صورت نہیں اب میں جہنم ہی کے قابل ہوں لیسے میں اللہ فرمائیں گے کہ اے بندے تو نے جو گناہ کئے ہیں کیا ان کے بارے میں تیرا کوئی عذر ہے وہ کہے گا نہیں میں نے نفس کی خواہشات پوری کیں لذات نفس میں گرفتار تھا ۔

حق تعالیٰ فرمائیں گے ان ننانوے دفتروں میں تیری ایک نیکی بھی ہمارے پاس ہے چنانچہ ایک چھوٹی سی پرچی نکلے گی اسمیں یہ نیکی ہوگی لا الہ الا اللہ محمد

رسول اللہ یہ کلمہ پڑھا گویا بس مسلمان تھا۔ حق تعالیٰ فرمائیں گے جا میزان عمل میں اپنا نامۂ اعمال تلوا وہ کہے گا آپ مجھے کیوں رسوا کرتے ہیں پھر حق تعالیٰ وہی فرمائیں گے اور بندہ پھر وہی عرض کرے گا لیکن جب تولیں گے تو ننانوے دفتر ہلکے پڑ جائیں گے اور وہ ایکمرتبہ کا کلمہ طیبہ والا پڑلہ غالب آجائے گا اور اس کے لئے نجات اور جنت کا فیصلہ ہوگا ولذکر اللہ اکبر یعنی اللہ کا ذکر سب سے بڑی چیز ہے۔

اللہ کے نام کے بغیر بڑی سے بڑی مخلوق کوئی حقیقت نہیں رکھتی

حضورؐ نے جب دعوت دین شروع کی تو بہت سے عزیز واقرباء دشمن بن کر کھڑے ہوئے چچا ابو طالب اگرچہ اپنے آبائی دین پر تھے لیکن حضورؐ کی حمایت و مدد فرماتے تو قوم کے بڑے بڑے سرداروں نے جمع ہو کر ابو طالب سے کہا۔ آپ کے بھتیجے نے ہماری ناک میں دم کر دیا آبائی دین کو ترک کرانا چاہتے ہیں نیا دین پیش کر رہے ہیں ہم سے یہ برداشت نہیں ہوتا چونکہ تم سردار ہو اسلئے ہم تمہیں واسطہ بنا رہے ہیں تم اپنے بھتیجے سے ایکمرتبہ کھل کر بات کرلو وہ چاہتے کیا ہیں جو وہ چاہیں ہم دینے کے لئے تیار ہیں مگر خدا کے لئے اس کلمہ سے باز آجائیں حجت تمام کردیں ہم بھی آزاد ہو جائیں گے اور جو چاہے کریں گے تو ابو طالب نے حضورؐ کو بلایا اور کہا کہ:

تمہاری قوم یہ کہتی ہے کہ اگر آپ کا مقصد دولت ہے تو سارے حجاز کی دولت سمیٹ کر آپ کے قدموں میں ڈالدیں۔ اور اگر حسن و جمال چاہتے ہیں تو سارے حجاز کی حسن و جمال والی لڑکیاں پیش کرتے ہیں جتنی چاہیں پسند کرلو اور اگر وہ حکومت چاہتے ہیں تو آج ہی سے ہم انھیں اپنا بادشاہ تسلیم کئے لیتے ہیں ہم سب چیزیں دینے کے لئے تیار ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چچا اگر میری قوم میرے دائیں ہاتھ پر سورج

لاکر رکھدے اور بائیں ہاتھ پر چاند لاکر رکھدے تب بھی میں یہ کلمہ نہیں چھوڑوں گا یا عالم میں اس کلمہ کو پھیلاوں گا یا اپنی جان اس راہ میں ختم کردونگا اس سے اندازہ ہوا کہ چاند سورج اور آسمان کی چمک دمک کو آپ نے ٹھکرادیا معلوم ہوا کہ یہ کلمہ چاند سورج اور تمام دنیا کی چیزوں سے زیادہ عزیز ہے یہ اللہ کا نام ہے اور اللہ کے نام ہی سے تو عالم زندہ ہے۔ (مستفاد از خطبات حکیم الاسلام)

☆☆☆☆☆☆

سالکین سے چند باتیں

مرتبہ دین و شریعت بالخصوص مرحلہ طریقت میں اس امر کی کوشش کی جاتی ہے کہ یہ دل جو محل تفکرات ہے اس میں ذکر الٰہی قائم کیا جائے دینی سلسلوں اور روحانی طریقوں میں یہی کوشش کی جاتی ہے مجاہدہ اور مستقل مزاجی سے غیر ضروری اور بے محل تفکرات بند ہو جاتے ہیں اور غیر معمولی ریاضت کے ذریعہ اللہ کا ذکر اسمی رگ و پے میں سرایت کر جاتا ہے یہی سلوک ولایت ہے اگر اس ملکۂ قلبی کو جو محل ذکر و فکر کائنات ہے اس کے خالق کے بھیجے ہوئے علم یعنی رسالت سے متوجہ رکھیں تو آسانی سے ذکر خلق، ذکر حق میں مبدل ہو سکتا ہے۔

قرآن میں اسی انسان کے جسم و روح کا جامع تذکرہ ہے۔ بعد ملاحظہ و مجاہدہ دل میں ذکر الٰہی جم جائے تو یہی تبدیلی انسانیت ہے اور اسی بات کو اچھی طرح سمجھنا چاہیے نری روحانیت ملکیت ہے اور نری جسمانیت حیوانیت ہے اور ان دونوں کو تحت حکم حق جمع کرنا عین انسانیت ہے بہ الفاظ دیگر نہ تو انسان فرشتہ ہے اور نہ شیطان بلکہ گناہ نہ کرنا ملکوتیت ہے اور گناہ پر اصرار شیطانیت ہے اسی حیوانیت اور شیطانیت کی وجہ سے اسے جانور سے بھی بدتر کہا گیا۔

انسانیت کی اساس پر اس کو تاج خلافت سے سرفراز فرمایا لہذا فکر قلبی کو ذکر الٰہی اور یاد الٰہی بنانا انسانیت کے قریب تر ہے اور اطمینان قلبی اور سکون دل انسانیت کے ساتھ وابستہ ہے۔ مئی ۱۹۸۳ء کی بات ہے جب حضرتؒ نے ذکر و فکر کی حقیقتوں کی وضاحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

ذکر کی حقیقت اسماء الہٰیہ کی تکرار ہے تاکہ اسم کے ذریعہ مسمیٰ کو پایا جاسکے اور صفت کے ذریعہ موصوف تک پہونچ ہوسکے اور پھر فرمایا ذکر کی دو قسمیں ہیں ایک ذکر جہری یعنی بلند آواز سے ذکر اور دوسرے سری یعنی آہستہ ذکر الٰہی میں مشغول ہونا۔

عام اذکار اوراد مسنونہ کم و بیش سب کو معلوم ہیں وہ تسبیح ، تحمید تہلیل ، تکبیر حوقلہ وغیرہ ہیں۔

تسبیح سے مراد سبحان اللہ حمدلہ سے مراد الحمدللہ ، تہیل سے مراد لا الہ الا اللہ اور تکبیر سے مراد اللہ اکبر ہے اور حوقلہ سے مراد لاحول ولا قوۃ الا باللہ اور استغفار سے رب اغفر لی یا اس جیسے الفاظ ہیں اور ذکر کی مختلف قسمیں ہیں ان میں صوفیاء کے ہاں بالخصوص ذاکرین کے ہاں ذکر کئی قسم کا ہوتا ہے دوضربی ، سہ ضربی ، چہار ضربی پنج ضربی ، شش ضربی ، ہفت ضربی وغیرہ۔

اور سالکین کے ہاں حسب ذیل اذکار زیادہ ، مشہور ہیں ذکر لسانی ، ذکر قلبی ، ذکر خفی ، ذکر اخفی ، ذکر خفی الاخفی ذکر کی اور بہت سی اقسام ہیں ذکر حدادی ، ذکر محمودہ ، ذکر نصیر آ ذکر پاس انفاس ، ہوش در دم ، نظر بر قدم ، سفر در وطن خلوت در انجمن ، سلطان الاذکار وغیرہ

ہمارے ہاں ذکر کی خصوصی دو قسمیں ہیں ایک ذکر مقید اور دوسرے ذکر مطلق جسکی قدرے تفصیل یہ ہے۔

علماً اس کا تفصیلی ادراک یہ ہے کہ حیات کے ذریعہ حی کو ، علم کے ذریعہ علیم کو ، ارادے کے ذریعہ صاحب ارادہ کو ، قدرت کے ذریعہ قدیر کو سماعت کے ذریعہ سمیع کو ، بصارت کے ذریعہ بصیر کو اور کلام کے ذریعہ کلیم کو ، اور تکوین کے ذریعہ مکون کو ، اور موجودات کے ذریعہ اصل وجود اور موجود و مشہود حقیقی کو پالیا جائے کائنات

پوری اسماء وصفات ہی کی مظہر ہے۔

آثار میں اللہ کی مالکیت پر فکر ہو ،افعال میں اللہ کی خالقیت اور فاعلیت پر فکر ہو، صفات میں اللہ کی موصوفیت پر فکر ہو اور مرتبہ وجود ذات میں موجودیت اور مشہودیت پر فکر ہو ذات کا درک و دید اس عالم میں محال اور ممنوع۔

معرفتِ جمال میں کام نہ آئے بال و پَر
عشق نے توڑدی کماں عقل نے ڈالدی سپر

ایک موقع پر ذکر کی فضلیت اور اسی کے بدل اور انعام کا تذکرہ سادہ انداز میں یوں فرمایا۔ سبحان اللّٰہ کہنے سے جنت میں درخت لگ گیا۔ الحمدللّٰہ کہنے سے جنت میں درخت لگ گیا، لا الہ الا اللّٰہ کہنے سے جنت میں درخت لگ گیا۔ اللّٰہ اکبر کہنے سے جنت میں درخت لگ گیا۔ سبحان اللّٰہ ۳۳ مرتبہ پڑھنے سے جنت میں ۳۳ درخت لگ گئے الحمدللّٰہ ۳۳ مرتبہ پڑھنے سے جنت میں ۳۳ درخت لگ گئے اللّٰہ اکبر ۳۴ مرتبہ کہنے سے جنت میں ۳۴ درخت لگ گئے اس طرح تسبیح فاطمہ پڑھنے سے روزانہ سیکڑوں درخت لگ جاتے ہیں تو ہفتوں مہینوں ،اور برسوں میں کتنے ہزاروں اور لاکھوں درخت جنت میں لگ جاتے ہیں جبکہ جنت کے درختوں کی وسعتیں اور ان کی بلندیاں بے پایاں ہونگی مثلاً برسہا برس بھی اگر کوئی اپنے گھوڑے اور سواری کو دوڑاتا رہا ان کے ایک ایک درخت کے سایہ کو پار نہیں کر سکتا ہمارے اس معمولی عمل پر خدا اتنا عظیم بدل دینے کو تیار ہے اس کے باوجود اگر ہم غفلت برتیں تو یہ ہماری ہی نادانی ہوگی اور بہت بڑا نقصان ہو گا۔

سکون دل کیلئے توجہ الی اللہ اصل علاج ہے

نفس ایک وقت میں دو چیزوں کی طرف متوجہ نہیں ہوتا مثلاً حرص کی حقیقت توجہ اور میلان الی الدنیا ہے اب توجہ کو کسی دوسری طرف پھیر دیا جائے تو توجہ الی الدنیا باقی نہ رہے گی پھر جس چیز کی طرف طبعاً پھیرا جائے اگر وہ طبعاً محبوب بھی ہو تو اسی صورت میں یہ توجہ اشد ہوگی اس سے توجہ الی الدنیا کا ازالہ بھی قوی ہو گا۔ اگر ایسی چیز کی طرف توجہ پھیر دی جائے جو طبعاً محبوب نہ ہو تو اس صورت میں یہ توجہ کمزور ہوگی۔

اب سمجھو کہ حق تعالیٰ سے ہر شخص کو فطری تعلق ہے اور ذات حق کی طرف ہر ایک کو میلان طبعی ہے فقط مسلمان ہی کو نہیں بلکہ کافر کو بھی کیونکہ انسان کو جس چیز سے محبت ہوتی ہے تو کسی سبب سے ہوتی ہے۔ جیسے حسن و جمال، جود و نوال، فضل و کمال جس میں یہ چیزیں قوی ہونگی اس سے محبت بھی قوی ہوگی اور یہ معلوم ہے کہ یہ اوصاف ذاتی اعتبار سے حق تعالیٰ ہی میں ہیں اور دوسری اشیاء میں بالواسطہ ہیں جب معلوم ہوا کہ یہ اوصاف حقیقت میں حق کے اندر ہیں تو ہر شخص حق ہی کی طرف مائل اور متوجہ ہو گا۔

پس علاج کا حاصل یہ ہوا کہ اپنی توجہ کو حق تعالیٰ کی طرف متوجہ کردو چونکہ حق تعالیٰ سے طبعی تعلق ہے اسلئے یہ توجہ شدید اور کامل ہوگی تو جتنی توجہ الی اللہ ہوگی اتنی دنیا سے توجہ ہٹے گی کیونکہ ایک وقت میں نفس دو چیزوں کی طرف متوجہ نہیں ہوتا۔ تو زندگی کی راحت اور دل کو سکون اور قلبی چین و اطمینان کے لئے توجہ الی اللہ اصل اور بنیاد ہے اور صوفیاء کرام اسی لئے ذکر الہٰی میں مشغول کراتے ہیں تاکہ احکام کی تعمیل بھی ہوجائے اور سکون دل بھی میسر آجائے۔ بعض مرتبہ بعض لوگ بلکہ اکثر لوگ کہ دیا کرتے ہیں کہ اصل تو باطن ہے ظاہر کیسا بھی ہو چل جاتا ہے یہ بڑی خرابی کی بات

ہے صرف نیت اچھی ہونا اور دل صاف رہنا کافی نہیں بلکہ ظاہر کی بھی اہمیت ہے اور اس کا اپنا تقاضہ بھی ہے ۔ جیسے کسی کی والدہ یا بہن نمازی ہیں اور دوپٹہ اوڑھتی ہیں آپ ایسا کہدیں کہ ان کی اوڑھنی لے کر دوستوں میں ،احباب میں اور بازار میں تشریف لیے جائے پھر دیکھئے کسطرح مذاق اڑایا جاتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ ظاہر کے تقاضے کیا ہیں اور کسی چیز کی اہمیت کسطرح ہوتی ہے اسی طرح مرد کو عورت کی وضع قطع اختیار کرنا جرم ہے اسی طرح کسی عورت کو مرد کی وضع اختیار کرنا جرم ہے ۔

اسی لئے احکام دونوں طرح کے ہیں دنیا کی محبت اور اس جیسے بے شمار امراض کا علاج ہے اور سامان اطمینان بھی کیونکہ سکون احکام ظاہر و باطن کی اطاعت ہی سے ہوتا ہے دیکھئے کوئی گندی جگہ ہو اور آپ یہ چاہتے ہیں کہ وہ جگہ اچھی اور بھلی ہو جائے تو اس کے لئے دو کام کرنے پڑیں گے ایک تو غیر مناسب چیزوں کو وہاں سے نکال دیا جائے گندگی کو وہاں سے صاف کر دیا جائے ۔ کوڑا کرکٹ وغیرہ وہاں سے نکال کر پھینک دیا جائے دوسرے یہ کہ مناسب چیزوں کو داخل کرلیا جائے کہ پانی وغیرہ دے کر زمین کے نشیب و فراز کو درست کر دیا جائے اور اس کے اندر پھول پتیاں لگا کر مزین کر دیا جائے ان دونوں کاموں کی وجہ وہی جگہ دل خوش کرنے والی بن جائے گی اور نامناسب چیزوں کو دل سے نکال دیا جائے جیسے ،ریا بخل بغض ،حسد وغیرہ اور اچھی چیزیں لائی جائیں جیسے صبر ،اخلاص عاجزی، محبت وغیرہ تو دل باغ و بہار کا خزانہ ہو جائے گا ۔

اسی مرحلہ پر صوفیاء کرام اور اولیاء اللہ کا ایک خصوصی درس تخلیہ اور تحلیہ کا مضمون سمجھنے میں آسانی کے لئے یہیں عرض کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے ۔

تمثیلات وجدان ،سکون کا سامان

بعض چیزیں تو وہ ہیں جو دل کے لئے مانوس ہیں اور کچھ چیزیں وہ ہیں جو دل کے

لئے اجنبی ہیں۔ جب ان اجنبی چیزوں کو دل سے نکال کر مانوس چیز سے دل کو آراستہ کیا جائے گا تو سکون قلب حاصل ہو گا جس طریقہ سے کوئی مکان ہو اس سے راحت و آرام حاصل کرنے کیلئے دو کام کرنے پڑتے ہیں ایک تو اجنبی چیزیں سانپ بچھو، مکڑی کا جالا کوڑا کرکٹ وغیرہ نکالنا، اور دوسرے مناسب کاموں کا اس میں داخل کرنا مثلاً اسکی مرمت، پوتائی، فرش فروش، روشنی، پنکھے، دروازہ ضروریات کا اہتمام ان دونوں کاموں سے مکان خوبصورت بھی ہوجائے گا اور صاحب مکان کیلئے باعث راحت و مسرت بنے گا ایسے ہی مکان میں رہنے سے سکون بھی حاصل ہو گا اسی طرح قلب کو گندے اخلاق سے صاف کر کے اچھے اخلاق واعمال سے آراستہ کرنیکی ضرورت ہے۔ تاکہ صحیح معنوں میں سکون دل نصیب ہو۔

مثال اول:۔ آنکھ چمکتی دمکتی قدرت کی نیرنگیوں کو دیکھنے میں مشغول ہے۔ کتاب کے مطالعہ میں مصروف ہے۔ مناظر قدرت کو خوب توجہ سے دیکھ رہی ہے لیکن اچانک یہ ہوا کہ گھاس کا کوئی تنکہ آنکھ میں گرا اور آنکھ سکون سے محروم ہو گئی سارا بدن بیکل ہو کے رہ گیا یا خود بھوں کا یا پلکوں کا کوئی بال آنکھ میں گرا یا مرچ کے ذرات اڑے اور آنکھ میں گرے بس کیا تھا سارے فائدے ختم۔ خوشی کافور۔ لہلہاتی کھیتیاں اور باغ و بہار دیکھنے سے معذور ہو جاتا ہے۔

اسکی وجہ کیا ہے؟ وجہ یہ ہے کہ ایک وہ چیز جو آنکھ کے لئے اجنبی تھی نامانوس تھی، غیر موزوں تھی۔ اس اجنبی کا آنکھ میں داخل ہونا منع تھا لیکن بے چینی بڑھتی ہی رہتی ہے اور اسوقت تک آنکھ صحیح دیکھ نہیں سکتی جب تک اس میں سے اس نامانوس کو باہر نہ کردیا جائے جوں ہی غیر آنکھ سے نکل جاتا ہے آنکھوں کا خیر لوٹ آتا ہے۔ دیکھنے میں یہ چھوٹی سی چیز معلوم ہوتی ہے لیکن اسمیں بہت بڑی

حقیقت رکھی گئی ہے کوئی ہے جو اس طرح اجنبی کو دل سے نکال دے تاکہ اس کے دل کو سکون میسر آسکے۔

مثال دوم :۔ ایک شخص اچھا خاصا بہتر صحت والی حالت پر تھارات اس نے بڑی عمدگی سے کاٹی۔ لیکن جوں ہی صبح اٹھا کیا دیکھتا ہے اس کے ہاتھ پر ورم آگیا ہے ہاتھ سوج گیا کوئی ادنی سے ادنی عقل والا بھی اس کو جسمانی ترقی سے تعبیر کرنے تیار نہیں ہوتا اور ہر شخص یہی کہتا ہے ہاتھ پر ورم بیماری کی علامت ہے یہ جسم کی صحت کی علامت نہیں علاج ضروری، ڈاکٹر سے رجوع لازم ہے۔ اب ڈاکٹر دیکھکر کہتا ہے کہ متورم ہاتھ میں پیپ اور دیگر مواد آگیا ہے اور یہ غیر جب تک اندر موجود ہوگا بے چینی رہے گی یہ جب تک نکل نہ جائے سکون حاصل نہیں ہوسکتا۔

مثال سوم :۔ پیر میں کانٹا چبھ جائے تو بے قراری شروع ہوجاتی ہے اور اسس درد میں سر آنکھ زبان، ہاتھ پاؤں دل دماغ سب شریک ہوجاتے ہیں اطمینان کب ملے۔ سکون اسوقت تک نہیں مل سکتا جب تک کہ پیر کا کانٹا نہ نکال دیا جائے۔ بس اسی طرح جو چیزیں درون سینہ غیر اللہ کی شکل میں ہیں جب تک وہ نہ نکل جائیں سکون کیسے مل سکتا ہے۔

مثال چہارم :۔ ایک شخص بہت آرام سے نرم و گرم غذا کھانے میں مصروف ہے وہ غذا عزیز بھی ہے اور لذیذ بھی۔ اچانک محسوس ہوا کہ کوئی بال یا کنکر نوالے میں آگیا ہے۔ اب پریشانی لاحق ہوگی جب تک وہ چیز نکل نہیں جاتی چین کہاں! اسی طرح دیکھو اس دل کے نہاں خانے میں غیر اللہ کی کونسی کونسی چیزیں گھس آئی ہیں کہیں ایسا تو نہیں کہ اس میں حب جاہ ہو، کہیں ایسا تو نہیں کہ کبر نے اپنا مسکن بنالیا ہو، کہیں ایسا تو نہیں کہ حرص پرورش پارہا ہو کہیں ایسا تو نہیں کہ مال اور اولاد کی محبت

دل کو اندھا کر رہی ہو اسلئے دیکھو دل سے حرص کے کتے کو نکال باہر کردو۔ شہوت کے خزیر کو قتل کر ڈالو غصہ کو جب تک نہاں خانہ دل سے نہیں ختم کر دیا جائیگا اس وقت تک سکون دل ملنا محال ہے ظاہر کی بات ہو یا باطن کی جسم سے متعلق بات ہو یا دل کی جب تک نامناسب اور نامانوس اور اجنبی چیز دل سے نکل نہیں جاتی سکون قلب کہاں میسر آسکتا ہے۔

ضائع نہ کر آغوش کے پالے دل کو
کرتے ہیں پسند درد والے دل کو
درکار اگر ہے زاد راہ عقبیٰ
سب چھوڑ کے دنیا سے اٹھالے دل کو

حضرتؒ کا شعر ہے۔

دل نہ دے رنگ و بوئے دنیا کو
رنگ و بو کو سراب پاتا ہوں

☆☆☆☆☆☆

حضرت مولانا شاہ محمد کمال الرحمٰن قاسمی صاحب دامت برکاتہم

کی دیگر مطبوعہ کتابیں

- حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام
- حالات اور تعلیمات محبوب سبحانیؒ
- زندگی میں غم کیوں؟ مصائب کیوں؟ علاج کیا؟
- نجات اور درجات کا راستہ
- سورۃ الکوثر کا پیغام امت مسلمہ کے نام
- ملفوظات۔ حضرت شاہ صوفی غلام محمدؒ
- تقلید کیا اور کیوں
- مختصر حالات مچھلی والے کمال شاہ صاحبؒ
- معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم
- ایمان، اجمال، تفصیل، تحقیق
- تلاوت قرآن آداب وفضائل
- نغمہائے نورانی (۱) (۲) (۳)
- دعائیں کس طرح قبول ہوتی ہیں
- امر بالمعروف اور نہی عن المنکر
- تابدار نقوش
- آئینہ غلام
- استعانت کے طریقے
- احوال دل
- ایمان واحسان
- بیعت
- تفسیر سورۃ الفاتحہ
- ھدایت اور راہ اوسط
- طریقہ صلوٰۃ وسلام
- سیر انفس
- کلام غلام
- دینی باتاں منظوم
- دو اہم مدارج
- مجاہدہ
- خوف الٰہی
- زکوٰۃ
- قربانی
- مکاتیب عرفانی
- پہلا درس بخاری
- ولایت
- سرزمین دکن میں
- کلمہ طیبہ
- سورۃ الاخلاص
- خودشناسی وحق شناسی
- سیدھا راستہ
- جنت
- دو برکت والی راتیں
- عکس جمال نعتیہ کلام
- الشجرۃ العالیہ
- شیطان سے جنگ
- دعوت وتبلیغ
- سکونِ دل
- مکتوبات غلام
- خدا کی پہچان
- دیدہ ودل
- علم اور اہل علم
- افکار سالک